http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷

۱۶تا۲۲شوال ۱۴۱۹ھ بمطابق ۵تا۱۱فروری ۱۹۹۹ء

شمارہ نمبر ۳۷

حضرت امام مہدیؑ کی نشانیاں

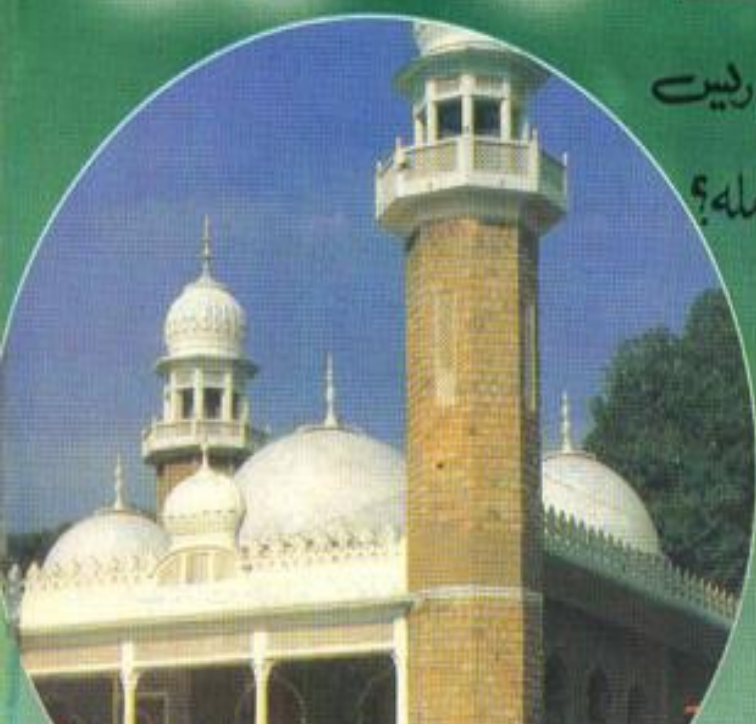

کنور ادریس کا معاملہ؟

اسلام دینِ رحمت

قادیانی مسئلہ؟

پرویزی افکار و عقائد باطل اور خلافِ اسلام ہیں

کویت کی وزارتِ اوقاف و اسلامی امور کے ادارۂ افتاء کا فتویٰ

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے پارہ عم کی ترتیب بدلنا جائز ہے:

س........ نماز میں قرآن شریف الٹا پڑھنا یعنی پہلی سورۃ آخر کی اور دوسری سورۃ پہلے کی پڑھنا درست نہیں ہے مگر قرآن شریف کے تیسویں پارے میں سورتیں قل سے شروع ہو کر عم پر ختم ہوتی ہیں، یعنی الٹا قرآن شریف لکھا ہے جو اکثر مدرسوں میں طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے کیا اس طرح پڑھنا جائز ہے؟

ج........ چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے ہے تاکہ وہ چھوٹی سورتوں سے شروع کر سکیں۔

قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے:

س........ جنگ راولپنڈی میں مولانا صاحب نے اپنے تاثرات و مشاہدات کے کالم میں لکھا ہے کہ "میں قرآن حکیم کی کسی آیت کو منسوخ نہیں مانتا" میرے خیال میں یہ عقیدہ درست نہیں ہے اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج........ میری رائے آپ کے ساتھ ہے، قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے۔

قرآن کریم کی سب سے لمبی آیت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ ہے:

س........ "معلومات قرآن" جو کہ "عثمان غنی ظاہر" نے لکھی ہے میں نے پڑھا ہے کہ قرآن شریف کی سب سے لمبی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ آیت الکرسی کم و بیش ۵ لائنوں میں ہے جبکہ میں نے قرآن شریف میں ایک اور آیت اس سے بھی لمبی دیکھی ہے جو کہ سات لائنوں میں ہے اور یہ آیت سورۃ الحج کی پانچویں آیت ہے آپ ضرور بتائیں کہ قرآن شریف کی سب سے لمبی آیت کونسی ہے؟ آیا وہ آیت جو کہ میں نے کتاب میں پڑھی ہے یا وہ جو میں نے قرآن شریف میں دیکھی ہے؟

ج........ قرآن کریم کی سب سے لمبی آیت سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۲ ہے جو آیت مدنیہ کہلاتی ہے۔ آیت الکرسی زیادہ لمبی نہیں مگر شرف و مرتبہ میں سب سے بڑی ہے اور سید الآیات کہلاتی ہے۔

قرآن مجید کو چومنا جائز ہے:

س........ ہمارے گھر کے سامنے مسجد میں ایک دن ہمارا پڑوسی قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا، جب تلاوت کر چکا تو قرآن شریف کو چوما تو مسجد کے خزانچی نے ایسا کرنے سے روکا اور کہا کہ قرآن شریف کو نہیں چومنا چاہئے۔ وضاحت کریں کہ یہ شخص صحیح کہتا ہے یا غلط؟ میں بھی قرآن شریف پڑھ کر چومتا ہوں اور ہمارے گھر والے بھی؟

ج........ قرآن مجید کو چومنا جائز ہے۔

قرآنی حروف والی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء نہ جائیں:

س........ گزارش ہے کہ لوگ اکثریت قرآنی وغیرہ انگوٹھیوں پر کندہ کرتے ہیں۔ براہ کرم آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ان انگوٹھیوں کو کس طریقے سے پہن کر بیت الخلاء جایا جائے؟ یا انہیں اتار کر بیت الخلاء جایا جائے؟ ہم نے انگوٹھی پر حروف مقطعات یعنی ص ن وغیرہ کندہ کرائے ہیں، اس کے لئے بھی بتائیں کیا مسئلہ ہے؟

ج........ انگوٹھی پر آیت یا قرآنی کلمات کندہ ہوں تو ان کو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے اتار کر جانا چاہئے۔

تختہ سیاہ پر چاک سے تحریر کردہ قرآنی آیات کو کس طرح مٹائیں؟

س........ جب کلاس میں بلیک بورڈ پر قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں تو اس کے بعد ان کو مٹایا جاتا ہے اور پھر ان الفاظ کی چاک زمین پر بکھر، یعنی پھیل جاتی ہے اور وہی ہمارے پاؤں کے نیچے آتی ہے اس کے لئے کیا ہونا چاہئے؟ اس کا جواب ہم نے یہ دیا کہ وہ جب مٹ جاتی ہیں تو چاک قرآنی آیات کے الفاظ نہیں ہوتے وہ تو صرف چاک ہوتی ہے۔ لیکن ایک شخص نے ہمیں ایک مثال دے کر لاجواب کر دیا کہ تعویذ کو بعض لوگ پانی میں گھول کر پیتے ہیں کاغذ پر تو کچھ لکھا ہوتا ہے لیکن جب یہ گھل جاتا ہے تو وہ الفاظ تو نہیں رہتے پھر اسے لوگ کیوں پیتے ہیں؟

ج........ یہ تو ظاہر ہے کہ مٹا دینے کے بعد قرآن کریم کے الفاظ نہیں رہتے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس چاک کو گیلے کپڑے سے صاف کر دیا جائے۔

بغیر وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے چھونا نہیں:

س........ قرآن شریف کو چھونے کے لئے یا ہاتھ میں لینے کے لئے یا کوئی آیت دیکھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ انسان بغیر وضو کے بھی پاک ہوتا ہے شاید قرآن شریف کے اوپر ہی جو آیت درج ہوتی ہے اس کا مفہوم بھی ایسا ہی ہے کہ پاک لوگ چھوتے ہیں یہ کتاب، وغیرہ امید ہے ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

ج........ بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے مگر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۶ تا ۲۲ شوال ۱۴۱۹ھ مطابق ۵ تا ۱۱ فروری ۱۹۹۹ء | شمارہ ۳۷

بیاد:
☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ
☆ نبی احسان احمد شجاع آبادی ؒ
☆ مولانا محمد علی جالندھری ؒ ☆ مولانا لال حسین اختر ؒ
☆ مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ
☆ مولانا محمد حیات ؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمٰن ؒ
☆ مولانا محمد شریف جالندھری ؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان
ٹائیٹل ڈیزائن: خرم

اس شمارے میں

کنور ادریس کا معاملہ .... گورنر سندھ توجہ دیں!	(اداریہ)	4
اسلام دین رحمت	(شیخ الحدیث مولانا محمد مراد ہالیجوی)	7
حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی نشانیاں	(مولانا محمد صدیق ملتانی)	8
پرویزی افکار و عقائد باطل اور خلاف اسلام ہیں	(مولانا احمد علی سراج کویت)	11
ختم نبوت کویت کا سالانہ قرآن کنونشن	(عبدالخالق بھٹی)	13
قادیانی مسئلہ؟	(جناب مجیب الرحمٰن شامی صاحب)	15
معرکہ حق و باطل	(قاری ضیاء الرحمٰن فاروقی)	17
مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی حیات و خدمات کے آئینے میں	(مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی)	18
اسلام میں پردے کا تصور	(جناب محمد منیر اظہر صاحب)	20
صدیقہ بنت صدیق	(مولانا نذیر احمد تونسوی)	22
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی سرگرمیاں	(مولانا محمد اشرف کھوکھر)	25
ختم نبوت		26

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۵۰ روپے سہ ماہی: ۸۰ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۷۸۴ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنور ادریس کا معاملہ .... گورنر سندھ توجہ دیں!

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت سندھ نے تجارتی کمیشن سندھ کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو سندھ کی کچھ زمینیں اور کچھ کارخانے وغیرہ فروخت کرے گی' اور اس قیمت سے سندھ کے قرضہ جات ادا کئے جائیں گے۔ اس کمیٹی کا چیئر مین متعصب قادیانی افسر کنور ادریس کو بنایا گیا جس کی پوری زندگی قادیانیت کے فروغ سے عبارت ہے۔ کنور ادریس سب سے پہلے ڈپٹی کمشنر بنے تو انہوں نے قادیانیت کی فروغ کے لئے اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور کئی جگہ قادیانیوں کو رفاہی پلاٹ الاٹ کئے' جس پر جمعیت علماء اسلام کے رہنما مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آواز بلند کی اور اس کی برطرفی کا مطالبہ کیا تھا' لیکن حکومت کے نزدیک تو ایسے افراد پسندیدہ ہوتے ہیں جو ان کے عزائم پورے کریں اور ساتھ ہی اپنے فوائد بھی حاصل کریں۔ حکومت نے جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احتجاج کو در خور اعتنا نہیں سمجھا اور کنور ادریس اپنے عہدے سے ناجائز فائدے اٹھاتا رہا اور ترقی کی منازل طے کرتا رہا' بعد ازاں وہ دیگر عہدوں پر فائز ہوتا رہا اور اپنے خلیفہ جی اور جھوٹے نبی (مرزا قادیانی) کی خوشنودی کے لئے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتا رہا۔ ایسے کئی پلاٹ اس وقت موجود ہیں جو بغیر کسی استحقاق کے قادیانیوں کو الاٹ کر دیئے گئے وہ ان پر عبادت گاہیں قائم کر کے مسلمانوں کو زک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں بہر حال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا احتجاج جاری رہا' لیکن کنور ادریس کا مسئلہ ترقی کی منازل طے کرتا رہا کیونکہ اس کو نوکری کے گر معلوم ہیں۔ بہر حال بعد ازاں وہ اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو گیا۔ گزشتہ مرتبہ جب فاروق لغاری نے بے نظیر حکومت کو برطرف کر کے معراج خالد کی سربراہی میں عبوری حکومت قائم کی تو سندھ میں عبوری حکومت کی نگرانی ممتاز بھٹو کے ہاتھ میں دی۔ ممتاز بھٹو صاحب نے اپنی کابینہ میں کنور ادریس کو وزیر مقرر کیا کیونکہ ممتاز بھٹو کی اپنی حکومت کے زمانہ میں کنور ادریس نے ان کی خواہشات کے مطابق بہت اچھی طرح امور سر انجام دیئے تھے اور کراچی کے عوام کو مظالم کا نشانہ بنا کر ممتاز بھٹو کے مقاصد پورے کئے تھے اس لئے ان کو یہ شخصیت بہت پسند تھی اور باوجود بڑھاپے کے ان کو وزیر مقرر کر دیا گیا۔ انگریزوں کے ایجنٹ اور کشمیر اور ہندوستان کی تقسیم میں خرابی پیدا کرنے والے ظفر اللہ قادیانی کے بعد پچاس سالہ دور پاکستان میں کسی قادیانی کو وزیر مقرر نہیں کیا گیا تھا' اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھرپور احتجاج کیا۔ ممتاز بھٹو سے ملنے کی کوشش کی' کمال اظفر گورنر سندھ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی اتفاق کیا کہ جب قادیانی آئین کو ہی تسلیم نہیں کرتے تو پھر کیوں ان کو وزیر مقرر کیا گیا' لیکن کمال اظفر صاحب اپنی بے اختیاری کی وجہ سے زبانی جمع خرچ کے سوا اور کچھ نہ کر سکے۔ کراچی میں احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ سندھ میں ممتاز بھٹو کے آبائی شہر اور گاؤں میں احتجاجی جلسہ کیا گیا' صدر فاروق لغاری صاحب سے مولانا فضل الرحمن' مولانا اللہ وسایا اور دیگر علماء کرام پر مشتمل ایک وفد نے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی' لیکن صدر فاروق لغاری صاحب پہلے تو آئیں' بائیں' شائیں کرتے رہے لیکن جب تفصیل سے ان کو مسئلہ سمجھایا گیا تو انہوں نے بھی ''وعدہ فردا'' پر ٹال دیا اور تین ماہ عبوری حکومت میں قادیانی وزیر مسلمانوں کے بھرپور احتجاج اور کراچی میں مکمل ہڑتال کے باوجود وزیر رہا اور مسلمانوں کے خلاف اپنی وزارت کے ذریعہ کام کرتا رہا۔ اطلاعات کے مطابق وہ قادیانیوں کے علاقوں میں پروگرام کرتا اور ان مسلمانوں کے کام کرتا جس کی سفارش قادیانی کرتے' پھر اس مسلمان کو قادیانی ورغلانے کی کوشش کرتے۔ بہر حال قادیانی وزیر کو نہ صدر فاروق لغاری نے برطرف کیا' نہ کمال اظفر نے کوئی کوشش کی اور نہ ہی ممتاز بھٹو نے اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیا' لیکن میرے رب کا نظام بہت انصاف والا ہے' کمال اظفر صاحب نہایت کسمپرسی کی حالت میں

گورنری سے الگ ہوئے اور پھر انہوں نے بے نظیر صاحبہ کی چرنوں میں پناہ لی۔ ممتاز بھٹو صاحب مکمل دھاندلی کے ذریعہ اپنی سیٹ بچا سکے اور فاروق لغاری صاحب تو بہت ہی ذلت کے ساتھ مستعفی ہو کر اب گلیوں کی خاک چھان رہے ہیں اور اب قاضی حسین احمد صاحب کی پناہ لے کر ووٹ بنانے کی کوشش میں ہیں۔ بہر حال پھر کنور ادریس نامعلوم ہو گئے تھے کیونکہ منتخب حکومت میں توان کی دال نہیں گلتی' اب جب گورنر راج نافذ ہو گیا تو پھر چور دروازے سے دوبارہ اقتدار میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ گورنر صاحب نے کوئی کابینہ تو تشکیل نہیں دی۔ اس لئے مشاورتی کمیشن کے ذریعہ وہ اپنی ٹھرک پوری کرنے اور قادیانیت کو فروغ دینے کے لئے دوبارہ اقتدار میں گھس آئے ہیں جو بہت ہی قابل تشویش ہے۔ قادیانی جہاں بھی ہوں پہلے قادیانی ہے اور پھر کوئی اور چیز۔ ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم کو کہا تھا کہ "میں پہلے خلیفہ کا جواب دہ ہوں' پھر حکومت کا"اس طرح ظفر اللہ قادیانی نے اپنے سب سے بڑے محسن قائداعظم کی نماز جنازہ تک پڑھنے سے انکار کر دیا تھا کہ میں غیر مسلم شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس طرح چوہدری ظفر نے جو فضائیہ کا سربراہ تھا' نے ربوہ کے سالانہ جلسے کے موقع پر مرزا ناصر کو جہازوں کی سلامی دلوائی' جب ذوالفقار علی بھٹو نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو کہا کہ "میں خلیفہ کے حکم کا پابند ہوں" کنور ادریس دین کے معاملے میں ان سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے ہم گورنر سندھ سے یہی کہیں گے کہ ان کی حکومت اور دین دونوں کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ اس قادیانی کو اپنی حکومت کے قریب نہ آنے دیں ورنہ ممتاز بھٹو' صدر لغاری اور کمال اظفر کی طرح ان کا حشر ہو گا اور حکومتی کام میں بھی بہت زیادہ نقصان ہو گا۔ ہمیں امید ہے کہ گورنر صاحب اس مسئلہ کی طرف توجہ دیں گے اور فوری طور پر کنور ادریس کو برطرف کریں گے۔

عبدالسلام کے ٹکٹ کا معاملہ تاحال باقی ہے

گزشتہ دنوں صدر تارڑ اور نواز شریف صاحب کی لاعلمی میں محکمہ ڈاک نے پاکستان دشمن اور پاکستان کو ایٹمی طاقت سے روکنے والے اور پاکستان کو لعنتی ملک قرار دینے والے یہودیوں کی جانب سے نوبل انعام پانے والے پروفیسر عبدالسلام قادیانی کے یادگاری ٹکٹ جاری کئے۔ ہم نے فوری طور پر صدر تارڑ صاحب اور نواز شریف صاحب کو مطلع کیا اور درخواست کی کہ اس ٹکٹ کو ضبط کر کے ضائع کر دیا جائے' لیکن ہماری اطلاع کے مطابق یہ ٹکٹ ابھی تک باقی ہیں اور ان کو ضبط نہیں کیا گیا اور ڈاکخانوں میں اس کی خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ ہم دوبارہ حکومت سے کہیں گے کہ ان ٹکٹوں کو فوری طور پر ڈاکخانوں سے ضبط کر کے ضائع کر دیا جائے تاکہ اس کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کا سلسلہ رک جائے۔

مولانا محمد طاسین صاحب کی رحلت

مجلس عمل کے سربراہ' ممتاز عالم دین' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے سابق استاد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز اور داماد محمد عابد بنوری کے والد محترم مولانا محمد طاسین صاحب ۳/ رمضان المبارک میں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ محمد طاسین ولد عبدالرحمٰن ۱۹۲۳ء میں ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے مقامی مکتب اور اسکول کی تعلیم کے بعد درس نظامی کی ابتدائی تعلیم صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب کے بعض دینی مدارس میں ہوئی اور اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کا موقع یوپی انڈیا کے بعض دارالعلوموں' دیوبند' مراد آباد' امروہہ وغیرہ میں ملا۔ مدرسہ شاہی مراد آباد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد جامعہ اسلامیہ امروہہ میں حیثیت استاذ اعلیٰ درجات کو چار سال تک پڑھاتے رہے۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک' تقسیم کے بعد متعدد مدارس جیسے دارالعلوم کراچی اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ بنوری ٹاؤن میں مولانا مرحوم درجہ تخصص میں مقدمہ ابن خلدون وغیرہ پڑھاتے رہے

جدید سماجی' معاشرتی' سیاسی علوم سے آگاہی طویل مطالعے سے ہوئی مگر معاشیات کا مطالعہ خاص موضوع رہا جیسا کہ مولانا کی کتابیں اس کی شاہد عدل ہیں کچھ عرصہ مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی میں حیثیت ریڈر ریسرچ اسکالر کے تدریس اور تحقیق میں مشغول رہے۔ ذوق و شوق مطالعہ نے مجلس علمی لائبریری (جو اسلامی علوم کی ممتاز اور قدیم لائبریری ہے) کی سربراہی اختیار کرنے پر مجبور کیا مولانا ہی کے وجود سے مجلس علمی روایت اور درایت' جدیدیت اور قدیمیت کی سنگم بن گئی' گو مجلس علمی نے ایک قدم اور آگے بڑھایا رسمیت کا دائرہ چاک کر کے حقیقت پسندی پر جا پہنچے' لائبریری سے استفادہ کرنے والے مصنفین ریسرچ اسکالر کی علمی رہنمائی کا حق ادا کیا۔ علوم اسلامی' تاریخ اسلامی اور اسلامی سوشل سائنس کے بہت سے پی ایچ ڈی کے طلبا کو مقالے تیار کرنے میں ہر ممکن علمی مدد کی جو آج مختلف یونیورسٹیوں میں حیثیت ڈاکٹر اور پروفیسر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مولانا نے مختلف اسلامی موضوعات پر وقتاً فوقتاً بہت سے مقالات لکھے ہیں جو اعلیٰ معیار کے علمی ماہناموں میں شائع ہوئے اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف سیمیناروں اور کانفرنسوں میں پڑھے گئے۔ پاکستان ریڈیو پر مختلف موضوعات سے متعلق بکثرت تقاریر اور پروگرام نشر ہوئے اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر رہے' کراچی یونیورسٹی اور کوئٹہ یونیورسٹی کے شعبہ عربی اور اسلامک اسٹڈیز کے بورڈ آف اسٹڈیز کے تقریباً ۳۰ سال تک ممبر رہے' کراچی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات سلیکشن بورڈ کے ممبر بھی رہے' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں شعبہ دعوۃ اکیڈمی اور دیگر بعض کونسلوں کے ممبر بھی رہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ایم فل مقالات کے ممتحن بھی رہے' گزشتہ کچھ عرصہ سے وفاقی شرعی کے ماہر شریعت مشیر مقرر ہوگئے تھے اور انکوائری برائے خواتین کمیشن کے رکن بھی رہے جو فیڈرل گورنمنٹ کا مقرر کردہ اعلیٰ سطحی کمیشن تھا جس کے چیئرمین سپریم کورٹ کے سینئر جج تھے۔ درج ذیل کتابیں مولانا کا علمی ذخیرہ ہیں:

"(۱) خطبات ماثورہ' (۲) مروجہ نظام زمینداری اور اسلام' (۳) اسلام کی عادلانہ اقتصادی تعلیمات' (۴) سیرت طیبہ میں حکمت کا پہلو' (۵) سیرت محمدیہ کا سیاسی پہلو' (۶) سیرت محمدیہ کا معاشی پہلو' (۷) معاشی مساوات اور سیرت محمدیہ' (۸) عورتوں کی شہادت قرآن و حدیث کی روشنی میں' (۹) شوریٰ کا اسلامی تصور' (۱۰) تغیر پزیر معاشرے میں شریعت کا کردار' (۱۱) قرآن کی اخلاقی و قانونی تعلیمات' (۱۲) عدل اجتماعی کا اسلامی تصور' (۱۳) بعض اہم معاشی معاملات کی شرعی حیثیت کا تحقیقی جائزہ۔"

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا طاسین کے درجات بلند فرمائے اور لغزشوں اور خطاؤں سے درگزر فرمائے اور اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب اور ختم نبوت کے تمام مبلغین مولانا محمد طاسین کے لئے دعاگو ہیں۔

وسیم غزالی کے والد صاحب کی رحلت

اقراڈائجسٹ کے سابق منتظم برادرم محمد وسیم غزالی کے والد محترم محمد یٰسین صاحب ۲۷/ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ کو رحلت فرما گئے۔ بہت ہی سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ یہ مقدس رات نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس رات کی برکات ان کو نصیب فرمائے۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مخلصین برادرم محمد وسیم غزالی اور ان کے اہل خاندان کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے دعاگو ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ وسیم غزالی صاحب کے والد صاحب کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلام ۔ دینِ رحمت

شیخ الحدیث مولانا محمد مراد ہالیجوی

قانون اسلامی میں عبادات' معاملات' اخلاقیات وغیرہ کے درجنوں شعبے ہیں' تعزیرات ان میں سے بہت آخری علاج کے طور پر ایک چھوٹا سا شعبہ ہے۔ اسلام کا تعارف محض تعزیرات سے کرنا اسلام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے' اگرچہ یہ نظام ہی مظلوم اور شریف لوگوں کی جان' مال' عزت و آبرو محفوظ رکھنے کے لئے رحمت ہی رحمت ہے......(مدیر)

آج کل شریعت بل پر بحث چل رہی ہے' اس میں مخالف اور موافق دونوں طرف اسلام کے تعزیرات والے باب کو لئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اسلام دین رحمت ہے' اس میں بلاامتیاز ساری انسانیت کی بھلائی کے لئے ہر شعبہ میں رہنمائی موجود ہے۔

قانون اسلامی میں عبادات' معاملات' اخلاقیات وغیرہ کے درجنوں شعبے ہیں تعزیرات ان میں سب سے آخری علاج کے طور پر ایک چھوٹا سا شعبہ ہے' مثال کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اسلامی نظام یعنی احادیث شریفہ کے محدثین نے آٹھ شعبے بیان فرمائے ہیں تفسیر' عقائد' آداب' سیرۃ' علامات قرب قیامت' آخری دور میں پیدا ہونے والے فتنوں کی نشاندہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور اہلبیت کرام کے مناقب اور آٹھواں شعبہ احکام ہے' جس میں نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' نکاح' طلاق' عدت' نفقہ' خرید و فروخت اجارات عدالت کے طور طریقے وغیرہ اسی احکام کا ایک چھوٹا سا شعبہ تعزیرات بھی ہے جو کہ قرآن کریم کے صریح حکم کے مطابق انتہائی آخری علاج ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اگر بیوی بے حیائی کی مرتکب ہو تو پہلے اس کو نصیحت کی جائے گی' خدا کا خوف دلایا جائے گا' گناہ سے نفرت کی تعلیم دی جائے گی' اگر نہ مانے تو اس سے گھر میں بائیکاٹ کیا جائے گا' علیحدہ بستر پر سلایا جائے گا۔ اگر پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئے تو تھوڑی سی مار پیٹ جس سے اس پر نشان ظاہر نہ ہوں' اگر کسی بھی مرحلہ پر تائب ہو جائے تو پھر اس کی غلطی کا بالکل تذکرہ نہ کیا جائے اور بہانہ بنا کر اس کو بے عزت نہ کیا جائے' لیکن اگر سارے مراحل میں بھی ندامت نہ آئے تو پھر آخری چارہ کار کے طور پر عدالت میں مقدمہ پیش کیا جائے گا۔ قاضی کو حکم ہے کہ حد جاری کرنے میں جلد بازی نہ کرے' بلکہ پورے احتیاط کے ساتھ مقدمہ کو چلائے کسی بھی مرحلہ پر اگر حد ساقط ہونے کا موقع مل جائے تو حد جاری کرنے سے اجتناب کیا جائے اگر حد ساقط کرنے میں قاضی سے غلطی ہو تو یہ حد جاری کرنے میں غلطی سے بہتر ہے۔

اسلام کے مخالف سیکولر اور دہری لوگ اسلام کے تعزیرات کو عوام کے سامنے خوفناک انداز میں بیان کرتے ہیں اور یوں نقشہ کھینچتے ہیں کہ گویا کہ جب اسلامی قانون نافذ ہوگا تو کرنے کا کام صرف ایک رہ جائے گا کہ مولویوں اور مفتیوں کے ہاتھ میں کلہاڑے ہوں گے ذرا شبہ ہوا کسی کا ہاتھ کاٹیں گے' کسی کا پاؤں کاٹیں گے' پورا ملک لولا لنگڑا معذوروں کا مرکز بنادیں گے' اس مکروہ پروپیگنڈہ کے لئے انہوں نے ویڈیو فلمیں بھی بنائی ہوئی ہیں۔ ان میں دکھایا جاتا ہے کہ ایک آدمی کو بکرے کی طرح لٹاکر قصاص میں چھری سے ذبح کیا جارہا ہے۔

حالانکہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر بے شرمی سے جھوٹ بولا جارہا ہے' اسلام میں قصاص کا یہ طریقہ نہ جائز ہے اور نہ ہی کہیں اس طرح قصاص لیا جارہا ہے اور نہ ہی کبھی اس طرح کیا گیا ہے۔ بلکہ اسلام تو حیوانوں کے لئے کہتا ہے کہ اذقتلتم فاحسنوا القتلہ "یعنی اگر کسی موذی جانور کا قتل کرنا ضروری ہو جائے تو بھی اس کو اچھے طریقے سے قتل کرو۔" یعنی اس کو اذیت نہ پہنچاؤ بلکہ تیز آلے سے ایک ہی وار سے قتل کرو۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے اگر کسی سے گناہ سرزد ہو گیا ہے تو بھی مہذب انداز سے قانون جاری کیا جاتا ہے نہ کہ اس کو جانوروں کی طرح لٹاکر سینے پر چڑھ کر گلا کاٹا جائے۔ یہ اسلام کے مخالفوں کی اختراع اور افترا ہے اسی طرح مسلمانوں کے دلوں میں اسلام سے نفرت پیدا کرنے کی مذموم حرکت کررہے ہیں۔

اسلام کے مخالف تو ہیں ہی مخالف اگر ایسا کریں تو اتنا افسوس نہیں ہے' بلکہ افسوس اپنوں کا ہوتا ہے کہ وہ بھی جب اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں تو صرف تعزیرات کا باب ہی بیان کرتے رہتے ہیں' جس سے مخالفین کے قابل نفرت پروپیگنڈہ کی تائید ہوتی ہے۔ حالانکہ اسلام سب سے پہلے ماحول اور معاشرہ درست کرنے کے لئے وعظ و نصیحت کا حکم دیتا ہے۔ بے پردگی' بے حیائی' فحش نشریات و دیگر گناہ کے اسباب پر پابندی لگاتا ہے' نیکی کی ترغیب اور بدی سے نفرت کا ماحول

باقی صفحہ ۱۴ پر

مولانا محمد صدیق ملتانی، فیصل آباد

حضرت امام مہدی کی نشانیاں

ایک دوست نے جمعہ کے روز مجھے ایک اخبار دیا' اس اخبار میں مندرجہ ذیل عبارات دیکھنے میں آئیں:

(۱)..... امام مہدی علیہ الرضوان دنیا میں موجود ہیں۔

(۲)..... امام مہدی علیہ الرضوان کے لشکر میں شامل ہو کر دجال کو نیست و نابود کر دیں۔

(۳)..... ذکر قلب کے حامل امام مہدی علیہ الرضوان کے سپاہ میں شامل ہوں گے۔

(۴)..... امام مہدی علیہ الرضوان کو بذریعہ نور پہچانا جا سکتا ہے۔

(۵)..... حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہو چکا ہے۔

ان مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان دنیا میں تشریف لا چکے ہیں' ان کا ظہور ہو چکا ہے' ان کا لشکر تیار ہو چکا ہے' بہاریں حقائق کو بروئے کار لاتے ہوئے میں کسی خاص ذات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائے بغیر حق اور فقط حق واضح کرنے کی غرض سے چند سطور نذر قارئین کر رہا ہوں تاکہ دنیائے عالم کے مسلمان ان پیش کردہ چند سطور میں غور و فکر کر کے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ کی عملی تفسیر بنتے ہوئے ضلالت و گمراہی کے راستے سے کنارہ کش ہو کر صراط مستقیم کو اپنائیں۔

میں قرآن و سنت سے وہ علامات پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی پہچان آسانی سے ہو سکے۔

(وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم)

امام محمد بن جریرؒ نے ایک عظیم الشان تفسیر قرآن لکھی ہے جس کا نام "تفسیر طبری" ہے۔ اس تفسیر کے بارے میں علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ:

" لوسافر رجل الی الصین حتی ینظر فی کتاب تفسیر ابن جریر الطبری لم یکن ذلک کثیرا۔"

(البدایہ والنہایہ ج ۱۱' ص ۱۴۹)

ترجمہ: "اگر کسی شخص کو تفسیر ابن جریرؒ دیکھنے کے لئے چین تک کا سفر کرنا پڑے تو (اس کی عظمت کے پیش نظر) یہ کوئی زیادہ سفر نہ ہو گا۔"

ارشاد باری تعالیٰ جس کا مفہوم ہے کہ:

ترجمہ: "اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو انہیں مناسب نہیں تھا کہ ان مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ڈرتے ان کے لئے دنیا میں بھی (بڑی ذلت) ہے۔"

امام محمد بن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کا اس آیت مبارکہ میں تذکرہ ہے وہ رومی ہیں جنہوں نے بیت المقدس کو ویران کیا۔ اور پھر "لهم فی الدنیا خزی" کی تفسیر میں فرمایا:

"ان کی دنیا میں رسوائی یہ ہے کہ جب حضرت امام مہدی علیہ الرضوان تشریف لائیں گے تو قسطنطنیہ فتح ہو گا اور وہ رومیوں کو قتل کریں گے یہ ان کی رسوائی ہے۔"

معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی نشانی یہ ہے کہ استنبول ان کے ہاتھ پر فتح ہو گا' رومی مارے جائیں گے اور ذلیل و خوار ہوں گے۔

احادیث کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا حسب و نسب:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان امام الانبیاءؐ حبیب کبریا ﷺ کی اولاد پاک سے ہوں گے' درج ذیل احادیث مبارکہ اس پر شاہد ہیں:

(۱)..... "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ہمارے اہل بیت سے ہو گا اللہ کریم ان کو بہت جلدی (امارت و خلافت) کی صلاحیت دے گا۔" (ابن ماجہ ص ۳۰۰)

(۲)..... حضرت امام مہدی علیہ الرضوان مجھ سے ہے عریض پیشانی اور اونچی ناک والے روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہو گی سات سال بادشاہت فرمائیں گے۔" (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۰)

(۳)..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "حضرت امام مہدی علیہ الرضوان میرے کنبہ سے (اور) سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد پاک سے ہوں گے۔" (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۰/ ابن ماجہ ص ۳۳۰)

(۴)..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اگر دنیا سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر ایک دن تو اللہ کریم اس ایک دن کو یہاں تک طویل فرمادے گا کہ ہمارے گھرانے سے ایک مرد کو اللہ کریم بھیجے گا جس کا نام میرے نام سے اور جس کے والد گرامی کا نام میرے والد گرامی کے نام سے موافق ہوگا تمام روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔" (ابوداؤد ج۲ص ۲۳۹)

(۵)...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ بنے گا اس کا نام میرے نام سے موافق ہوگا (یعنی محمد)۔" (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۵ ص ۱۹۸)

(۶)...... سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شہزادے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور فرمایا کہ "میرا یہ بیٹا سید ہے، جیسے رسول اللہ ﷺ نے اسے سید فرمایا ہے اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا وہ (امام مہدی) خلق میں تو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں گے مگر تخلیق میں نہیں۔" (مشکوٰۃ ص ۴۷۱)

(۷)...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حضرت امام مہدی علیہ الرضوان میری اولاد میں سے ایک مرد ہوگا جس کا چہرہ اس ستارہ کی مانند ہوگا جو موتی کی طرح چمک رہا ہے۔" (الحاوی للفتاوی جلد ۲ ص ۶۶)

(۸)...... حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ حضرت امام مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔" (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۶)

(۹)...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی جائے پیدائش مدینۃ الرسول ہے نبی کریم ﷺ کے گھرانے سے ہوں گے حضور نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی سے موسوم ہوں گے اور آپ کی جائے ہجرت بیت المقدس ہوگی (اور آپ کا حلیہ شریف یہ ہوگا) گھنی اور لمبی داڑھی والے، سرگیں آنکھوں والے، چمکیلے دانتوں والے اور آپ کے چہرے میں سیاہ تل ہوگا (بطور خوبصورتی کے) اور آپ کے کاندھے میں نبی پاک ﷺ کی علامت مبارکہ ہوگی۔" (الحاوی للفتاوی جلد ۲ ص ۷۳)

(۱۰)...... حضرت ارطاۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب لولاک ﷺ کے گھرانہ پاک سے حضرت امام مہدی نام کا آدمی تشریف لائے گا، سیرۃ بہت ہی اچھا ہوگا قیصر کے شہر میں جہاد کرے گا اور وہ (مہدی) امت محمدیہ میں (کامل اور اکمل ہونے کے اعتبار سے) سب سے آخر ہوگا اور آپ کے زمانے میں دجال علیہ ماعلیہ کا خروج ہوگا اور آپ کے زمانے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف لے آئیں گے۔"

تلک عشرۃ کاملہ......

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان عبدالمطلب کی اولاد سے ہوں گے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے اہل جنت کے سردار ہوں گے میں اور حمزہ، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم الرضوان۔" (ابن ماجہ ص ۳۰۰)

ظہور مہدی:

ظہور مہدی کی دو بڑی علامتیں رمضان المبارک میں چاند اور سورج کو گرہن ہونا۔

محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ بے شک ہمارے مہدی علیہ الرضوان کے لئے دو نشانیاں ہیں جو زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے ابھی تک پوری نہیں ہوئیں:

(۱) رمضان المبارک کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا

(۲) اسی رمضان المبارک کی پندرھویں دن کو سورج گرہن ہوگا، حالانکہ جب سے اللہ کریم نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی اس وقت سے لے کر آج تک یہ دونوں نشانیاں پوری نہیں ہوئیں۔

فرشتہ ندا کرے گا کہ امام مہدی علیہ الرضوان کی اتباع کرو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ "امام مہدی علیہ الرضوان اس حال میں نکلیں گے کہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ ہوگا اور اس میں ایک پکارنے والا پکارے گا (لوگو!) یہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اس کی اتباع کرو۔" (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اس

حال میں خروج فرمائیں گے کہ آپ کے سر انور پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہوگا (اے لوگو!) بے شک یہ امام مہدی علیہ الرضوان ہیں اس کی اتباع کرو۔"
(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۱)

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ہمراہ سیاہ جھنڈوں کا ہونا:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا "جب تم سیاہ جھنڈوں والی جماعت کو دیکھو جو خراسان کی طرف سے متوجہ ہو تو آجاؤ اس جماعت کے پاس خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے بے شک اللہ کے خلیفہ امام مہدی علیہ الرضوان اس میں جلوہ افروز ہوں گے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا "(حضرت امام مہدی علیہ الرضوان) ہم میں وہ ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔"(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ "عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے ان کے امیر امام مہدی علیہ الرضوان فرمائیں گے آجاؤ ہمیں نماز پڑھاؤ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے بے شک تمہارے بعض بعض پر امیر ہیں یہ اس امت کے لئے اللہ کا عطا کردہ شرف ہے۔"(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۴)

حجر اسود اور مقام ابراہیم کے مابین حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے دست مبارک پر بیعت کی جائے گی:

"حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک شخص نکلے گا جو مکہ کی طرف بھاگنے والا ہوگا تو اہل مکہ سے کچھ لوگ اس شخص کے پاس آئیں گے اس کو گھر سے نکالنے پر مجبور کریں گے اور وہ انکار کرے گا (یہاں تک کہ) اس سے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔"(مشکوٰۃ ص ۴۷۱)

ان علامات کے علاوہ کچھ اور بھی نشانیاں ہیں:

(۱)..... قریب ظہور امام مہدی علیہ الرضوان دریائے فرات کھل جائے گا اور اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

(۲)..... آسمان سے ندا آئے گی الا ان الحق فی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی اے لوگو! خبردار حق آل محمد میں ہے۔)

(۳)..... امام مہدی علیہ الرضوان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کرتہ، تلوار اور جھنڈا ہوگا ان پر لکھا ہوگا البیعۃ للہ۔

(۴)..... امام مہدی علیہ الرضوان کے سر انور پر ایک بادل سایہ کرے گا اس میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ "یہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے اس کی اتباع کرو۔"

(۵)..... وہ ایک سوکھی شاخ خشک زمین میں لگائیں گے، جو اسی وقت سبز ہو جائے گی اور اس میں برگ و بار آجائے گا۔

(۶)..... دریا ان کے لئے ایسے پھٹ جائیں گے جیسے بنی اسرائیل کے لئے پھٹ گیا تھا۔

(۷)..... ان کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہود ایمان لے آئیں گے، مگر چند۔

(۸)..... آپ کا علم لدنی ہوگا۔

(۹)..... وہ کعبہ شریف کے خزانہ کو نکال کر تقسیم فرمائیں گے۔

(۱۰)..... آپ کی زبان مبارک میں لکنت ہوگی، جس کی وجہ سے کبھی کبھی ران پر ہاتھ ماریں گے۔

(سیف چشتیائی ص ۸۲ / ترجمان السنہ ج ۴ ص ۳۸۴)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی، فون: ۷۵۵۴۳۷

پرویزی افکار و عقائد باطل اور خلافِ اسلام ہیں

کویت کی وزارتِ اوقاف و اسلامی امور کے ادارہ افتاء کا فتویٰ

۲۲ / جمادی الآخر ۱۴۱۹ھ مطابق ۹۸ / ۱۰ / ۱۳

فتویٰ نمبر ۱۲۹ / ع / ۹۸

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ و علی آلہ وصحبہ ومن والاہ وبعد

فتویٰ بورڈ کی امور عامہ کمیٹی کے اجتماع منعقدہ بروز سہ شنبہ (منگل) ۱۸ جمادی الآخر ۱۴۱۹ھ مطابق ۹۸ / ۱۰ / ۱۳ میں احمد علی مولانا سراج کی طرف سے داخل کردہ استفتا پیش کیا گیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

موضوع: غلام احمد پرویز کے رسائل جن کے کچھ نمونے پیش ہیں

مذکورہ بالا موضوع کے بارے میں ہم آپ کے علم میں ان رسائل کا مفہوم لانا چاہتے ہیں' جن کی تعداد کم وبیش ۵۰ ہیں ان کا لکھنے والا غلام احمد ہے' جس کا لقب پرویز ہے جو کہ ۱۹۸۵ء میں مرا ہے' لیکن اس کے ماننے والے کویت میں سرگرم عمل ہیں جو کہ اس کی کتابیں' ویڈیو اور آڈیو کیسٹ لوگوں میں تقسیم کررہے ہیں' نیز وہ ایک ماہانہ رسالہ "طلوع اسلام" جس کو کویت میں اور دنیا بھر میں پرویز کے باطل نظریات کے پھیلانے کے لئے تقسیم کرتے ہیں۔ یہ پرویزی لابی جو کچھ پھیلارہی ہے اس کا خلاصہ ہم آپ کے سامنے محقق علماکرام اور عالم اسلام کے فقہا کے فتویٰ کے ساتھ کتابوں کے حوالے اور اصل کتابوں کے نمونوں کے ساتھ ان کے ان عقائد کی قلعی کھولنے کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں تاکہ ان کے عقائد کی خطرناکی کا اندازہ کرسکیں جو کہ اسلام اور مسلمانوں کے قطعی خلاف ہیں' پرویزی اور یہ لوگ (پرویزی لابی) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور سنت کی اطاعت کا انکار کرتے ہیں' اس طرح عقائد میں فرشتوں اور جنت و دوزخ' برزخ کے بارے میں ان کا عقیدہ کتاب وسنت کے منافی ہے ارکان اسلام میں نماز کے بارے میں ان کا تصور بھی صحیح نہیں ہے بلکہ کلمہ نماز کو بھی مجوسیت سے ماخذ کرتے ہیں ان کے ہاں اقامت صلوٰۃ سے مراد معاشرے میں اصلاح کرنا ہے' نماز کے بارے میں ان کے تصور کو پرویز کی کتابوں کے حوالے سے دیگر علما کی تحقیق پر آپ کو پیش کررہے ہیں' ان کی یہ کتابیں ہم آپ کی خدمت میں پیش بھی کرتے ہیں۔ حج کے بارے میں ان کا تصور مستقل عبادت کا نہیں بلکہ عالمی کانفرنس کا ہے اور اس طرح زکوٰۃ کے بارے میں وہ اسلام کی مقرر کردہ مقدار متعین (نصاب) کے قائل نہیں۔ ان کا تصور زکوٰۃ کے بارے میں بھی کتاب وسنت کے منافی ہے جو ان کے رسالوں اور کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت آدم کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ کوئی فرد واحد شخص کا نام نہیں بلکہ قرآن میں مذکورہ قصہ محض ایک تمثیلی قصہ ہے آدم و حوا کے بارے میں قرآن کی آیات میں واضح کردہ واقعہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کو محض بائبل میں مذکور قصہ بتاتے ہیں۔ ان کی کتاب "ابلیس و آدم" میں تخلیق آدم و جنات اور فرشتوں کے بارے میں قرآنی تصور سے ہٹ کر اپنا ذاتی تصور پیش کرتے ہیں' جس سے قرآنی آیات کا واضح انکار ہوتا ہے یہ ان کے بہت سے عقائد میں محض بعض کا ذکر ہے۔ ہم آپ کی موقر کمیٹی کے سامنے اس بابت میں چند سوال کرتے ہیں:

☆ ان رسائل میں مذکورہ عقائد و مضامین کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

☆ ان رسائل کے مصنف اور اس کے متبعین کے عقائد کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

ہم آپ کی فتویٰ بورڈ کمیٹی سے امید کرتے ہیں کہ اگر وہ ان عقائد کی خطرناکی کا اندازہ کرلیں تو ان کتابوں کے ممنوع ہونے کا فتویٰ بھی صادر کریں اور اس طرح کے نظریات رکھنے والے لوگوں کے بارے میں واضح اور کھلا اسلام کا شرعی حکم بتائیں کہ کس طرح ان کے ماہانہ رسالہ "طلوع اسلام" جو کہ کویت سے باہر شائع ہوتا ہے اور کویت میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اس کی ترویج بھی کی جاتی ہے کہ بارے میں آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ذمہ دار اداروں کو ہدایات کریں کہ وہ "طلوع اسلام" نامی پرچہ اور پرویز کی کتابوں کی نشرواشاعت او تقسیم پر پابندی لگائیں۔ واضح رہے کہ ہندوستان' پاکستان' بنگلہ دیش اور سعودی عرب کے علما نے اس جماعت کے وابستگان کی تکفیر (کفر) کا فتویٰ دیا ہے جو کہ پرویزیوں کے نام سے متعارف ہے۔

الجواب: "فتویٰ کمیٹی نے اس استفتا کا جائزہ لیا جو احمد علی مولانا سراج نے غلام احمد پرویز کے افکار اور عقیدے یا اس طرح سے عقائد رکھنے

والوں کے بارے میں پیش کیا ہے۔ فتویٰ کمیٹی اس استفتا کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ "غلام احمد پرویز" کے عقائد باطل اور گمراہ کن ہیں اور اسلامی عقیدے کے منافی ہیں ہر وہ شخص جو ان عقائد مکہ پر ایمان رکھتا ہو وہ کافر اور اسلام سے خارج ہوگا اور اگر پہلے مسلمان تھا تو پھر اس نے ان عقائد کو اختیار کیا تو وہ مرتد شمار ہوگا کیونکہ ان عقائد سے ان امور کا انکار لازم آتا ہے جو قرآن و سنت سے قطعی طور پر ثابت ہیں جو ضروریات دین میں شمار ہوتے ہیں۔"

فتویٰ کمیٹی نے سورۃ فتح کی آیت نمبر ۲۹ اور سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۹ اور نمبر ۱۰۲ اور سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۱۰ اور نمبر ۱۱۷ اور سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۲ کا حوالہ بھی دیا ہے۔

احمد علی مولانا سراج نے غلام احمد پرویز کے افکار اور عقیدے یا اس طرح کے عقائد رکھنے والوں کے بارے میں پیش کیا ہے۔ فتویٰ کمیٹی اس استفتا کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ "غلام احمد پرویز" کے عقائد باطل اور گمراہ کن ہیں اور اسلامی عقیدے کے منافی ہیں ہر وہ شخص جو ان عقیدے پر ایمان رکھتا ہو وہ کافر اور اسلام سے خارج ہوگا اور اگر پہلے مسلمان تھا تو پھر اس نے ان عقائد کو اختیار کیا ہو تو وہ مرتد شمار ہوگا کیونکہ ان عقائد سے ان امور کا انکار لازم آتا ہے جو قرآن و سنت سے قطعی طور ثابت ہیں جو ضروریات دین میں شمار ہوتے ہیں۔"

کر کے اپنے نام کی مہر اور وزارۃ الاوقاف کی سرکاری مہر ثبت کی۔

مفتی اعظم سعودی عرب فضیلت الشیخ عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ منکرین سنت کافر و مرتد ہیں

سعودی عرب کے مفتی اعظم و شیخ عبدالعزیز بن باز نے اس حقیقت پر زور دیا ہے "جو شخص سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرے یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نیاز ہونے کی دعوت دے یا یہ کہے کہ صرف قرآن کافی ہے سنت کی ضرورت نہیں ہے ایسا شخص انتہائی گمراہ اور اپنے اس قول کی وجہ سے کافر اور اسلام سے مرتد ہو جائے گا۔"

شیخ عبدالعزیز بن باز مفتی اعظم سعودیہ نے اس فتویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "جو شخص یہ دعوت دے کہ سنت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔ اس نے اللہ کے حکم کا انکار کیا، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرو اور اس پر اعتماد کرو اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و تعلیمات پر عمل کرو، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، جو شخص سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے گویا وہ قرآن اور اجماع امت کا انکار کرتا ہے۔"

شیخ عبدالعزیز بن باز، مفتی اعظم نے مزید کہا کہ اس میں پوری امت میں کوئی اختلاف نہیں کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دین کے مصادر میں ایک مستقل ماخذ کی حقیقت رکھتا ہے اور اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اہم ترین

باقی صفحہ ۱۶ پر

پرویزی منکرین حدیث کے کافر و مرتد ہونے کے بارے میں کویت کی وزارۃ الاوقاف کا فتویٰ

مولانا احمد علی سراج کی طرف سے پیش کردہ ایک تفصیلی استفتا کے بارے میں جس کا تعلق غلام احمد پرویز اور منکرین حدیث پرویزیوں سے ہے کویت کی وزارۃ اوقاف مذہبی امور کے ماتحت دارالافتاء نے غلام احمد پرویز کی کتابوں کے حوالے سے اس نظریات پر بحث کرنے کے بعد درج ذیل فتویٰ جاری کیا:

فتویٰ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت رئیس الافتاء والبحوث الشرعیہ جناب محترم فضیلت الشیخ مشعل مبارک عبداللہ احمد الصباح نے کی جس میں کویت کے ممتاز علماء کرام شامل تھے۔

"فتویٰ کمیٹی نے اس استفتا کا جائزہ لیا جو

فتویٰ کمیٹی نے سورۃ فتح کی آیت نمبر ۲۹ اور سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۹ اور نمبر ۱۰۲ اور سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۱۰ اور نمبر ۱۱۷ اور سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۲ کا حوالہ بھی دیا ہے۔

یہ اہم ترین فتویٰ رقم ۱۲۹ ع/۹۸ء

وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ 'الادارۃ العامہ للافتاء والبحوث الشرعیہ' ادارۃ الافتاء' ہیئۃ الفتوی لجنہ الامور العامہ' بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۴۱۹ھ الموافق ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۸ء، م فتویٰ رقم ۱۲۹ ع/۹۸ء جاری کیا، جس پر بنفس نفیس رئیس قطاع مشعل مبارک عبداللہ احمد الصباح نے دستخط

رپورٹ : عبدالخالق بھٹی

ختم نبوت موومنٹ کویت کا سالانہ قرآن کنونشن

ختم نبوت موومنٹ کویت کا دوسرا سالانہ قرآن کنونشن ایوان تجارت وصنعت کویت کے وسیع آڈیٹوریم میں ۲۶/نومبر ۱۹۹۸ء بعد از نماز عشا منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب ڈاکٹر عادل عبداللہ الفلاح سیکریٹری وزارت اوقاف الدراسات الاسلامیہ وھئیۃ حج نے کی، دیگر مہمانان خصوصی میں محمد یوسف الانصاری مدیر الدراسات الاسلامیہ وزارت اوقاف، کویت کی عظیم سماجی شخصیت وشیخ خلف الشمری مدیر العام لجنۃ مسلمی آسیا اور فاضل علماء دین شیخ بدر القاسمی، شیخ جاسر ابو عمار، شیخ حلیمی الطلیاوی، شیخ احمد سالم نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں کویت میں معروف پاکستانی سماجی شخصیات اراکین موومنٹ اور تعلیم القرآن مراکز کے تقریباً بارہ سو طلبا اور اساتذہ کرام بھی شریک ہوئے۔ کویت کے عربی مجلات اور روزنامہ الرائے العام، الانبا، الایمان، الوعی الاسلامی، مجلۃ النور، الخیریۃ، کویت ٹائمز اور پاکستان کے روزنامہ نوائے وقت، خبریں اور یاران وطن کے نمائندہ صحافی حضرات بھی مدعو تھے ان کے علاوہ ہر طبقہ اور مکتبہ فکر کے لوگوں نے بھی شرکت کی۔

تقریب کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس کی کارروائی ٹھیک مقررہ وقت پر ۷ بجے رات شروع ہوئی اور مہمانان خصوصی کی آمد سے پہلے آڈیٹوریم بھر چکا تھا، آڈیٹوریم کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا اور ہر مرکز کے طلبا اور اساتذہ کرام اپنے اپنے بینرز کی جہت کے مطابق مخصوص نشستوں پر خوبصورت ترتیب سے بٹھائے گئے تھے۔

جنرل سیکریٹری حاجی لیاقت علی کی دعوت پر امیر موومنٹ مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج نے تقریب کی کارروائی کا آغاز قاری ضیا احمد کی تلاوت قرآن پاک سے کیا، اس کے بعد مولانا نے اپنے استقبالیہ خطبہ میں جو عربی اور اردو زبانوں پر مشتمل تھا۔ مہمانان خصوصی اور دیگر معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور موومنٹ کی دینی خدمات اور بالخصوص مراکز تعلیم القرآن کے دائرہ کار اور ان کی مجموعی کارکردگی کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ موومنٹ کے ۱۹ مراکز میں جو کہ کویت کی مختلف مساجد میں قائم ہیں تقریباً ۱۲۰۰ طلبا ابتدائی قاعدہ، ناظرہ قرآن اور حفظ و تجوید کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جن میں ہر عمر کے طلبا شامل ہیں مراکز اپنی مدد آپ کے اصول پر اراکین موومنٹ کے تعاون سے چل رہے ہیں اور اس سلسلے میں بیرونی ذرائع سے کوئی مالی امداد وصول نہیں کی جاتی، مولانا نے وضاحت کی کہ موومنٹ کوئی سیاسی عزائم نہیں رکھتی اور قرآنی تعلیم اور دروس دینیہ کا سلسلہ خالص رضائے الٰہی کے حصول کے ذریعہ کے طور پر قائم کیا گیا ہے انہوں نے اپنی دینی خدمات کو مزید وسعت دینے کے عزم کا اظہار کیا اور وزارت اوقاف کی طرف سے حاصل تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا نے طلبا کے جذبہ و شوق تعلیم کو سراہا اور انہیں ان کے امتحانات میں کامیابی پر مبارکباد دی اور مولانا نے پاکستانی سماجی شخصیات کو خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے اس دینی تقریب میں شامل ہو کر اپنی اسلام دوستی اور دینی حمیت اور محبت کا ثبوت دیا ہے۔

اس کے بعد مولانا نے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر عادل عبداللہ الفلاح کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی، جنہوں نے نہایت موثر انداز میں قرآن پاک کی تعلیم کی ابدی اہمیت اور اس میدان میں ہونے والی حکومت اور شعب کویت کی مختلف النوع کوششوں اور سرگرمیوں کا حوالہ دیا اور اس ضمن میں مولانا احمد علی سراج کے مرتب کردہ تعلیم القرآن پروگرام کو منفرد اور قابل تحسین قرار دیا جو کسی بھی ادارے کی طرف سے مالی معاونت کے بغیر انتہائی منظم طریق پر کامیابی سے چل رہا ہے اور یہ کوئی معمولی مثال نہیں ہے انہوں نے کہا کہ آڈیٹوریم میں موجود طلبا کی تعداد اور ان کا نظم و شوق ان کی عمروں کا تفاوت اس حقیقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ ڈاکٹر عادل نے مولانا احمد علی سراج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی مجموعی کوششیں جو دین کی ترویج واشاعت دعوت و تبلیغ اور ادیان باطلہ کی اسلام سوز مہمات کے خلاف صرف ہو رہی ہیں وہ انتہائی قابل تعریف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے دینی پروگراموں کے لئے ہم آپ کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کریں گے۔ محمد یوسف الانصاری نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ اس عظیم اجتماع کے نظم و ضبط سے بے حد متاثر ہیں جو قرآنی حلقات کی مناسبت سے یہاں اکٹھا ہوا ہے، حقیقت میں یہ ایک مثالی دینی اجتماع ہے اور قرآنی خدمات کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے مولانا احمد علی سراج سے عظیم کام لیا ہے جو بڑے بڑے ادارے نہیں کر پائے۔ خود انحصاری کے اصول پر چلنے والے اس کام کو دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے اور میں اس کے لئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتا ہوں یاد رہے مولانا بدر القاسمی دونوں مہمانان خصوصی کی عربی تقریروں کا ساتھ ساتھ

اردو ترجمہ پیش کر رہے تھے۔
اس کے بعد مولانا احمد علی سراج تینوں مہمانوں کو خصوصی انعامات اور شہادات شکر و تقدیر پیش کئے جس کے بعد پہلے مرحلے میں درجہ حفظ اور امتحانات میں اول' دوم' سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو انہی مہمانوں نے دیئے۔ آخر میں سماجی لیڈران' صحافی حضرات اور اراکین موومنٹ کو بھی انعامات و شہادات شکر و تقدیر دیئے گئے۔

جنرل سیکریٹری حاجی لیاقت علی لو وائس چیئرمین تعلیم القرآن کمیٹی شبیر زمان نے مرکزی صدر مولانا احمد علی سراج کو ان کی عظیم خدمات کے اعتراف میں خصوصی تحائف دیئے یہ تقریب چار گھنٹے جاری رہی اور اس کا نظم و ضبط قابل دید اور قابل ستائش تھا دوران تقریب حاضرین کی تواضع مشروبات سے کی گئی' آخر میں مولانا نے تمام مہمانوں اور طلبا' اساتذہ کرام اور اراکین کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ تقریب کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

○

بقیہ : دین رحمت

تیار کرتا ہے بندہ اور خدا کے تعلقات اور روابط کو فطری انداز میں منظم کرتا ہے۔ جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط بلکہ اعتدال کے ساتھ سارے معاملات خوش اسلوبی سے ہوتے رہتے ہیں اور نظام عالم خیر خوبی سے چلتا رہتا ہے۔

لیکن ہمارے سادہ لوح اسلام کے طرفدار بھی اسلام کا تعارف صرف تعزیراتی نظام سے کرتے ہیں' اس کی مثال ایسے ہے کہ جیسے کسی اعلیٰ ترین محل جس میں دنیا کی ہر آسائش اور آرائش کا اہتمام ہو گیا ہو' اعلیٰ تعمیراتی فن کو انتہائی نفاست کے ساتھ استعمال کیا گیا ہو' ایسی عمارت کسی کو دکھانی مقصود ہو اور اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر محل کے چوکیدار کا کمرہ دکھایا جائے اور کہا جائے کہ یہ ہے محل۔ جس طرح محض چوکیدار کا کمرہ دیکھنے سے پورا محل نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ اس کے لئے محل کے اہم ترین حصے اور خوبصورت ترین کرکے دکھائے جاتے ہیں' چوکیدار کا کمرہ تو محض امن امان کی مجبوری کی وجہ سے بنایا جاتا ہے اصل محل نہیں ہوتا۔ بعینہ اسی طرح اسلام محض تعزیرات کا نام نہیں ہے' تعزیرات تو چند بدفطرت انسانوں کو قانون خداوندی کا پابند بنانے کے لئے مجبوراً نافذ کئے جاتے ہیں۔ یہ اسلام کا حسین اور خوبصورت حصہ نہیں ہیں۔ بلکہ اصول فقہ کی اصطلاح میں حدود قصاص کو "حسن لغیرہ" کہا جاتا ہے یعنی بذات خود حدود کوئی اچھی چیز نہیں ہیں' اس ظلم کا قلع قمع کرنے کے لئے مجبوراً ان کو "حسن" کہا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام بہترین عادلانہ نظام زندگی ہے' جس میں زندگی کے ہر شعبہ کے لئے عادلانہ انداز میں افراط و تفریط سے مبرا راہنمائی موجود ہے۔ تعزیراتی نظام صرف ان بدفطرت لوگوں کے لئے مجبوراً نافذ کیا جاتا ہے جو کسی وعظ و نصیحت سے راہ راست پر نہ آئیں۔ اسلام کا تعارف محض تعزیرات سے کرنا اسلام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اگرچہ یہ نظام بھی مظلوم اور شریف لوگوں کی جان' مال' عزت' آبرو محفوظ رکھنے کے لئے رحمت ہی رحمت ہے۔

بقیہ : معرکہ حق و باطل

گیا۔ لیکن اس حق و باطل کی واضح تفریق ہو جانے کے باوجود آج تک یہ قادیانی ٹولہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی جھوٹی اور گمراہ کن تعلیمات کی دنیا بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تبلیغ کروا کر اپنے سفید فام آقاؤں کے اشاروں پر جاہل اور دین سے نابلد مسلمانوں کو صراط مستقیم سے گمراہ کرنے میں دن رات مصروف ہے۔ لیکن اللہ کا فضل ہے کہ حضور اکرمؐ کی ختم نبوت سے سرشار علماء دیوبند اپنے اسلاف اور اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے چلے جا رہے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب ختم نبوت کے خلاف چلنے والی زبانوں کو گدی سے کھینچ لیا جائے گا اور ختم نبوت کے خلاف لکھنے والی ہاتھوں کو کاٹ دیا جائے گا اور خاتم الانبیاءؐ کے خلاف سوچنے والی کھوپڑی کو تن سے جدا کر دیا جائے گا اور عنقریب ساری دنیا پر بالاتفاق حضور اکرمؐ کی ختم نبوت کا پھریرا بلند ہو جائے گا۔ کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ حق اور باطل کے معرکہ میں فتح بالآخر حق والوں کی ہوتی ہے (انشاءاللہ العزیز)

ہم سے ٹکراؤ گے تو دنیا میں جیو گے کیسے
ہم تو باطل کی ہر دیوار گرا دیا کرتے ہیں

بقیہ : مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی

طارق محمود' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد' مولانا خدا بخش' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا نعیم احمد سلیمی' مولانا سعید احمد جلالپوری' خطیب ختم نبوت قاری سعید احمد نے ایک مشترکہ بیان میں مفسر قرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا

جناب مجیب الرحمٰن شامی

قادیانی مسئلہ؟

مصیبت یہ ہے کہ اپنا ایک نیا نبی ایجاد کرنے کے باوجود اور مسلمانوں سے الگ تشخص کا دعویٰ رکھنے کے باوجود یہ گروہ اپنے آپ کو غیر مسلم کہلوانے سے انکاری ہے.......... (مدیر)

ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کے لئے انتہائی اہم اور بنیادی نوعیت کا حامل ہے۔ اسے ان کے لئے زندگی اور موت کا معاملہ کہا جائے تو اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہ ہوگا۔ یہی بنیاد ہے جس پر اسلامی معاشرے کی عظیم الشان عمارت اٹھائی جاتی ہے اور اللہ کی زمین پر اللہ کی حکمرانی کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کے نزدیک ہر معاملے میں "فائنل اتھارٹی" اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ کے احکامات کی تشریح و تعبیر کی "فائنل اتھارٹی" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ رسول خدا ﷺ کے بعد کسی اور شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دین مبین میں کوئی ترمیم، تنسیخ، اضافے یا کمی کی جرأت کر سکے۔ مسلمانوں میں بے شمار فرقے اور گروہ موجود ہیں، لیکن ان کے درمیان اختلافات کی نوعیت یہ نہیں کہ ہر ایک اپنا الگ پیشوا رکھتا ہے، جسے رسالت کے اختیارات میں سے کوئی اختیار حاصل ہے۔ سب اس امر پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے احکامات آخری اور حتمی ہیں۔ ان میں جو کچھ اختلاف بھی ہے، وہ ان کو سمجھنے اور ان کے معانی اخذ کرنے تک ہے، ان کی نوعیت یہی ہے، جو تعبیرات پاکستان کی کسی دفعہ کی تشریح و تعبیر کی حد تک مختلف وکلا یا جج صاحبان میں ہوتی ہے، لیکن قادیانیوں کے نام سے جس گروہ نے انگریزی دور میں برصغیر میں کام کا آغاز کیا، اس نے اپنا ایک نبی بنالیا۔ ختم نبوت کے عقیدے کی وضاحت اس طرح کی کہ اس میں ختم نبوت کے علاوہ سب کچھ داخل کردیا، اس نبی کے خیالات اور ارشادات مستقل طور پر ماخذ قانون قرار پائے اور اس نے دین میں ردوبدل کے اختیارات حاصل کر لئے۔ اس صورت حال کو مسلمانوں نے چودہ سو سال میں کبھی برداشت نہ کیا تھا۔ ہماری تاریخ کا ایک ایک دن گواہ ہے کہ ملت اسلامیہ نے کسی شخص کے دعویٰ نبوت کو تسلیم نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ہر ایسے داعی کو اتفاق رائے سے کاذب قرار دیا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بقول نبوت کے کسی دعویدار سے ثبوت طلب کرنا بھی خلاف اسلام ہے۔ جب نبی آ ہی نہیں سکتا، نبوت کا اعلان ہی کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے تو پھر کسی دوسرے ثبوت کو طلب کرنے کی کیا حاجت اور کیا ضرورت؟

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اگر آج زندہ ہوتے اور دعویٰ رسالت کرتے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں انہیں فاترالعقل قرار دے کر حوالہ زنداں کردیا جاتا، کیونکہ ان کی رسالت کی پرورش برطانوی سامراج کے تحت ہوئی، اس لئے ان کے دعوے سے وہ سلوک نہ کیا جاسکا جس کا یہ مستحق تھا۔ خاص اسباب اور حالات کی وجہ سے ان کے گروہ نے ایک خاص اہمیت اختیار کرلی اور پاکستان بننے کے بعد بھی اثرورسوخ کا دائرہ بڑھانے کی کوشش کامیابی سے جاری رکھی۔

مسلمان عوام کے لئے یہ بات ناقابل برداشت تھی، اس لئے گزشتہ ۵۰ سال کے دوران بار بار اس گروہ کی سرگرمیوں کی نشاندہی کی جاتی رہی، بار بار احتجاج کیا گیا، الحمد للہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے۔ مسلمانوں سے الگ کرنے کے لئے کئی دوسرے قانونی اقدامات بھی کر لئے گئے ہیں۔

مصیبت یہ ہے کہ اپنا ایک نبی ایجاد کرنے کے باوجود اور مسلمانوں سے الگ

تشخص کا دعویٰ رکھنے کے باوجود یہ گروہ اپنے آپ کو غیر مسلم کہلوانے سے انکاری ہے۔ اس کے بہت سے مبلغ بڑی معصومیت کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تصانیف سے اقتباسات شائع کر کے لوگوں کو ورغلاتے ہیں' جو ان کے دعویٰ نبوت سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ قادیانی حضرات اپنے آپ کو مظلوم اور ستم رسیدہ قرار دینے کی کوشش میں بھی لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے جدید تعلیم یافتہ طبقوں کو خاص طور پر نشانہ بنا کر رواداری اور فراخ دلی کے نام پر ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی مہم چلائی جارہی ہے' قادیانی حضرات سے گزارش ہے کہ وہ کھلے دل کے ساتھ اپنے بزرگوں کا مطالعہ کریں اور ان کو اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ "قادیانی مسئلہ" مولویوں کا کھڑا کیا ہوا نہیں ہے' یہ خود قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے۔ قادیانیوں کی جان' مال اور عزت کی دستوری ذمہ داری اپنی جگہ اہم ہے' ان کے خلاف قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا حق کسی شخص کو حاصل نہیں ہے' لیکن یہ بات بہرحال سمجھ لینے کی ہے کہ مسلمان انہیں اپنے آپ سے الگ سمجھنے اور الگ تھلگ قرار دینے کے جو مطالبے کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں' وہ ان کے خلاف تعصب اور تنگ نظری کی بنیاد پر نہیں ہیں' بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور ان پر ایمان کا اولین تقاضہ ہے۔

☆☆☆☆

بقیہ: پرویزی عقائد

ماخذ و مصدر ہے' جس سے قرآن پاک کی آیات احادیث اور امت کا اجماع شاہد ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز مفتی اعظم سعودیہ نے اپنے فتویٰ میں واضح کیا کہ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ صرف قرآن کا پیروکار ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل اس کے لئے ضروری نہیں ہے۔ وہ جھوٹا ہے اور اس نے اپنے اس عقیدے کی وجہ سے خود قرآن کے ایک جزو کی تکذیب کی ہے اور قرآنی آیات کو جھٹلایا ہے ایسا شخص نہ صرف کافر بلکہ مرتد ہے۔ یہ کہ قرآن اور سنت کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا' اس لئے سنت پر عمل کئے بغیر کوئی شخص قرآن پر بھی عمل ہرگز نہیں کر سکتا۔ فتویٰ میں واضح الفاظ میں شیخ عبدالعزیز بن باز نے کہا ہے کہ منکرین سنت کافر اور مرتد ہیں۔

قاری ضیاالرحمٰن فاروقی

معرکۂ حق و باطل

خاتم الانبیاصلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بیباک محافظ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام تاریخ اسلام میں صف اول کی ہستیوں میں لکھا جائے گا جس نے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ساری زندگی منبر ریل اور جیل میں گزار دی اور اسی مشن پر کام کرتے کرتے ان کی زندگی کی شام ہو گئی............(مدیر)

جنہیں آتا ہے مرنا توحید و رسالت پر
وہ اپنی برتری دنیا سے منوایا ہی کرتے ہیں

آج ساری خدائی ایک دوسرے کے موازنے میں معروف ہے کچھ امارت و غربت کا موازنہ کرتے ہیں' کچھ علم وجہالت کا موازنہ کرتے ہیں کچھ حسب و نسب کا موازنہ کرتے ہیں کچھ دن و رات کی حکمتوں کا موازنہ کرتے ہیں لیکن آج سے کئی صدیاں پہلے مکہ مکرمہ کے بدو ایک عجیب و غریب موازنے میں معروف تھے کہ رات کی تاریکی میں جب شمس الفلک مکہ کے آسمان سے پردہ کر چکا تھا اور چودھویں رات کا چاند اپنی چاندنی بکھیرتے ہوئے آسمان دنیا پر اپنی پوری آب و تاب سے مزین تھا تو ایسے سہانے وقت میں مکہ کے بدوؤں کی نگاہیں چودھویں کے چاند کے ساتھ پیغمبر کے حسن و جمال کو دیکھ کر زبان خلق پکار رہی تھی حاش للہ ماھذا بشرا ان ھذا الا ملک کریم (ترجمہ) خدا کی قسم یہ کوئی انسان ہرگز نہیں ہے یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ لیکن ایسے وقت میں جب خلق خدا اس کائنات کے سب سے افضل انسان کو شرف انسانیت کی معراج سے گرا کر ملائکہ کی صفوں میں شمار کرنا چاہتی تھی تو خلاق عالم قرآن حکیم کے اندر پیغمبر کی زبان مبارک سے ہی اس سوچ کے رد میں یہ الفاظ کہلوا دیتا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم (فرما دیجئے کہ بیشک میں تمہاری طرح بشر ہوں)

آگے چل کر پھر اسی پیغمبر عربی کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اس کے ساتھ جھوٹے مدعیان نبوت کا ایک فتنہ برپا ہو گیا' جس کو خلیفہ اول بلافصل حضرت ابوبکر صدیق نے حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد بزور قوت دبا دیا لیکن جھوٹے انبیا کا سلسلہ درپردہ چلتا رہا اور آج ۱۴ صدیاں بیت جانے کے بعد بھی یہ فتنہ روز اول کی طرح جاری ہے۔ ان بدبخت جھوٹے مدعیان نبوت کو ان کے کفر میں ڈھیل دیتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (القرآن) لیکن ان فتنہ پردازوں کو ڈھیل دینے کے ساتھ مالک ارض و سما نے قرآن حکیم میں محمد عربی کی ختم نبوت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے فرمایا ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن الرسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن) "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں۔" اور پھر اپنی مبارک زبان سے شافع محشر فرما گئے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث) "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" اب ان نصوص قطعیہ کی موجودگی میں یہودیت اور عیسائیت اپنے زرخرید گماشتوں (مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی) کی زبانوں سے جھوٹے نبوت کے دعوے کرواتے رہے تاکہ مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کیا جا سکے لیکن محمد عربیؐ فرما گئے وان العلماء ورثۃ الانبیا (الحدیث) ترجمہ "بیشک علماء کرام انبیاؑ کے وارث ہیں" اور جب اس حدیث کی رو سے پیغمبر کے وارث علماء موجود ہوں تو کسی کی کیا مجال ہے کہ وہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی جرأت کر سکے اور دور حاضر میں علماء دیوبند نے حضورؐ کے وارث ہونے کا حق ادا کر دکھایا کہ آج پوری دنیا میں قادیانیت ننگے پاؤں منہ چھپائے بھاگتی پھر رہی ہے اور اسے کوئی جائے پناہ نہیں ملتی۔ پیغمبر کی ختم نبوت کے بیباک محافظ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام تاریخ اسلام میں صف اول کی ہستیوں میں لکھا جائے گا کہ جس نے پیغمبر محمد عربیؐ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ساری زندگی منبر' ریل اور جیل میں گزار دی اور اسی مشن پر کام کرتے کرتے ان کی زندگی کی شام ہو گئی۔

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے لوگ
جنہیں تم ڈھونڈنے نکلو گے پا نہ سکو گے
ہزاروں شمعیں جلاؤ گے محفل میں روشنی کیلئے
لیکن وہ ضو محفل تم لا نہ سکو گے

اور برصغیر کی تاریخ گواہ ہے کہ اس مرد قلندر نے ہندوستان کے ہر شہر' ہر گاؤں اور گلی کوچہ کوچہ میں حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے قادیانی ٹولے کا راستہ روکا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اس بطل حریت اور ان کے رفقا کی تحفظ ختم نبوت کی محنت کے صدقے میں ۱۹۷۴ء کے آئین میں قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا

باقی صفحہ ۱۹ پر

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

شیخ التفسیر مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ...... حیات وخدمات کے آئینہ میں!

مفسر قرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کوٹلی عادل شجاع آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی، جبکہ معقولات "بستی مولویاں" ضلع رحیم یار خان کے قدیمی مدرسہ میں پڑھیں۔ صرف و نحو استاذ الکل ثانی مولانا غلام رسول پونٹویؒ سے پڑھیں (حضرت پونٹویؒ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی کے شاگردوں میں سے تھے) قدوۃ السالکین حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے بھی آپ (حضرت پونٹویؒ) سے علوم حاصل کئے ترجمہ قرآن پاک حضرت مولانا عبدالغنی جاجرویؒ (رحیم یار خان) سے پڑھا اور استاذ محترم کے اتنے معتمد ہو گئے کہ استاذ آپ کو اپنا ساتھی کہا کرتے اور یہ فرماتے تھے کہ مجھے استاذنہ کہا کریں۔

علاوہ ازیں مولانا خیر محمد مکی (تحصیل حمزہ رحیم یار خان) مولانا احمد لاثانی فاضل دیوبند سے کئی ایک کتاب پڑھیں۔ گویا وقت کے جید علماً کرام اور اساتذہ فنون سے علوم و معارف حاصل کئے۔ دورۂ حدیث شریف حضرت مولانا عبدالغنی جاجرویؒ سے پڑھا جو ان دنوں بدلی شریف رحیم یار خان میں درس حدیث و تفسیر دیا کرتے تھے۔ بیعت کا تعلق سب سے پہلے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے تھا۔ بعد ازاں حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق افغانی سے منسلک ہوگئے اور حضرت علامہ افغانیؒ نے چاروں سلسلوں میں اجازت مرحمت فرمائی، اگرچہ آپ اس کا عام تذکرہ نہیں فرماتے تھے۔

تدریس:

۶ سال تک اسماعیل پور، بہاولپور، گھلواں تحصیل احمد پور شرقیہ میں فوقانی کتابیں پڑھاتے رہے۔ تقریباً بیالیس سال قبل شجاع آباد میں تشریف لائے اور غلہ منڈی سے متصل مدرسہ عزیز العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ اکثر و بیشتر کتب خود پڑھاتے چنانچہ راقم الحروف کو شرح جامی تک آپؒ سے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہمارے زمانہ تعلیم میں مدرسہ عزیز العلوم کا طوطی بولتا تھا اور اندرون و بیرون ملک سے سینکڑوں تشنگان علوم سیرابی حاصل کرتے تھے۔

سیاسیات:

۱۹۷۰ء کے الیکشن کے زمانہ میں آپ جمعیت علماً اسلام تحصیل شجاع آباد کے امیر تھے اور الیکشن میں حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے شجاع آباد کی قومی سیٹ سے الیکشن لڑا تو آپ نے بھرپور کام کیا اور اپنی میٹھی و رسیلی آواز سے خطابت کے جادو جگائے اور علاقہ کے اہم جاگیرداروں کے مقابلہ میں حضرت بہلویؒ کے لئے شب و روز وقف کرکے بعد جمعیت کو دوسرے درجہ پر لانے میں آپ نے اہم کردار ادا کیا۔

درس قرآن:

عمومی درس قرآن دینے میں مہارت کاملہ رکھتے تھے، شجاع آباد کی تمام اہم مساجد میں سالہا سال تک درس قرآن دیتے رہے آندھی ہو یا بارش گرمی ہو یا سردی، درس بہرحال ہوتا اور اس میں پورے شہر سے شائقین اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ احمد پور شرقیہ میں ۲۲ سال تک درس دیا اور قرآن پاک کی تکمیل کی جو کیسٹ کی صورت میں ریکارڈ ہے۔ ۳۰ سال مسلسل دورۂ تفسیر پڑھاتے رہے۔ ۸ سال کوٹ ادو، ۴ سال جامعہ قاسم العلوم ملتان اور ایک سال اسلامی مشن بہاولپور، ۱۷ سال تک اپنے قائم کردہ جامعہ عزیز العلوم میں پڑھاتے رہے۔

تصانیف:

فاتحۃ الالطاف، نماز مسلم، اور "دعوۃ الانصاف فی حیات جامع الاوصاف" کے نام سے علمی کتب تصنیف کیں۔ آخر الذکر کتاب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بعد الوفات سے متعلق ہے۔ کافی عرصہ تک جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے پلیٹ فارم سے توحید و سنت کی نشر واشاعت میں مصروف رہے۔ ۲۰/۲۵ سال قبل جب اشاعت التوحید میں انتہا پسند خطیب احمد سعید چتروڑ گڑھی نے حیات النبی بعد الوفات سے انکار کرکے امت کے چودہ سو سالہ تعامل سے علیحدہ اپنا مسلک ایجاد کیا اور نہ صرف حیات کا انکار کیا بلکہ سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر الشریف کو شرکیہ عقیدہ قرار دینے میں بڑی جسارت سے کام لیا تو مولانا نے اشاعت التوحید سے نہ صرف استعفیٰ دے دیا بلکہ مولانا سید

عنایت اللہ شاہ بخاری گجرات سے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ آستین کا یہ سانپ آپ کو بھی ڈنگ مارے گا۔ ان دنوں شاہ صاحب قبلہ بڑے طمطراق سے فرمایا کرتے تھے کہ احمد سعید کی تحقیق مجھ سے بھی بڑھ گئی۔ مولانا عبدالعزیز صاحبؒ کی بصیرت اور فراست آج واضح ہو کر سامنے آچکی ہے کہ وہ احمد سعید آج شاہ صاحب اور ان کے صاحبزادہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری کو مشرک سمیت وہ تمام القاب دے رہا ہے جو کچھ عرصہ قبل قائلین سماع صلوٰۃ والسلام کے متعلق کہتا رہا۔

تلامذہ :

یوں تو آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے' لیکن "مشت نمونہ از خروارے" چند ایک معروف علماً کرام کے اسماً گرامی پیش خدمت ہیں۔ مولانا عبدالسبحان شاہ آزاد کشمیر' مولانا عبدالرحمٰن مظفر گڑھ' مولانا محمد یوسف رحیم یار خان' قاری مشتاق احمد' مولانا محمد قاسم احمد پور شرقیہ' مولانا سراج احمد قریشی' مولانا حبیب الرحمٰن حمدانی شجاع آباد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا حافظ احمد بخش اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ محمد اسماعیل شجاع آباد سمیت کئی ایک علماً کرام پورے ملک میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت موصوف شجاع آباد جیسے پسماندہ علاقہ کے بجائے لاہور' کراچی' حیدر آباد' اسلام آباد جیسے کسی علاقہ میں ہوتے تو بڑا نام ہوتا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کی وفات سے شجاع آباد ایک مرتبہ پھر یتیم ہو گیا ہے' حضرت قاضی صاحبؒ حضرت بھلویؒ کے بعد ایک تیسری بڑی اور علمی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔

بیماری اور وفات :

چھ ماہ قبل فالج کا دورہ ہوا اگرچہ شوگر جیسا موذی مرض تو عرصہ دراز سے تھا۔ لیکن فالج اور دل کا عارضہ عرصہ چھ ماہ سے تھا۔ ۳۰/اکتوبر کو شدید دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور شام ۳ بجے جان' جان آفرین کے سپرد کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ دوسرے دن گورنمنٹ ہائی اسکول تلکوٹ شجاع آباد کے وسیع وعریض گراونڈ میں ادا کی گئی نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے علماً کرام' مختلف سیاسی و دینی جماعتوں کے رہنماؤں سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی امامت کے فرائض آپ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی عبیداللہ نے سرانجام دیئے اور آپ کو جامعہ عزیز العلوم میں سپرد خاک کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ

باقی صفحہ ۱۴ پر

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503

۸۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

محمد منیر اظہر لورالائی' بلوچستان

اسلام میں پردے کا تصوّر

آج مغربی تہذیب کی نقالی سے عورتوں میں بے پردگی کا رجحان بتدریج بڑھ رہا ہے' عورت نے اپنی فطرت سے بغاوت کردی ہے وہ گھریلو زندگی کی چاردیواری سے نکل کر شمع محفل بننا پسند کرتی ہے مرد اسے مساوی حقوق دینے کا جھانسا دے کر ہنگامہ پرور زندگی میں لے آیا ہے۔ اس کی عفت اور عصمت کی چادر اتار کر اسے سربازار عریاں کردیا ہے' جہاں شیطان اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ ہوتا ہے' سوچنے کی بات یہ ہے کہ عورت خود کو مظلوم نہیں سمجھتی کیونکہ مردوں نے ترقی و تہذیب اور مساوات کے دبیز پردے' اس کی آنکھوں میں اور دل و دماغ پر ڈال دیئے ہیں۔ اب وہ گھر کی چار دیواری کی زندگی کی بجائے باہر کو قابل رشک سمجھتی ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ اس آزادی اور بے پردگی میں اپنی عزت و عصمت اور وقار سے محروم ہوگئی ہے۔

عورت کا اصلی جوہر تو شرم و حیاء ہے' بزرگوں کا مقولہ ہے کہ حجاب اور حیاء عورت کا حسن اور زیور ہے اگر یہ دونوں چھوڑ دے تو اسے عورت کہلانے کا حق نہیں ہے' اس کی آنکھوں میں سرمے سے زیادہ شرم و حیاء کی لکیریں ہونی چاہئیں۔ حسن کی عزت اور جھلک تو پردے میں رہنی چاہئے عورت فطرتاً" زینت پسند ہے۔ دراصل پردے کا شرعی حکم اسلام میں عورت کی عزت و عصمت اور اس کے وقار کے پیش نظر دیا گیا ہے' اس کا مقصد عورتوں پر پابندی لگانا یا مردوں سے کم تر دکھانا مقصود نہیں ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ "عورتیں انسان ہونے کے ناطے مردوں کے برابر ہیں"

زمانہ قبل از اسلام کے عربی رسم و رواج ہوں یا علم و فلسفوں کے گہوارہ یونان کی تہذیب ہندوستان کا بت پرستانہ تمدن ہو یا یورپ کی خیرہ کن ثقافت ہر طرف صنف نازک کی اہانت کے شرمناک مناظر اور اس پر ظلم و ستم کی دل دوز کہانیاں ہیں' جنہیں سننے کی کوئی باشعور انسان تاب اور دل نہیں رکھتا۔

اسلام نے عورت کو عزت بخشی اور اسے واجب الاحترام قرار دیا ہے جنہیں ماں' بہنیں' بیٹی اور بیوی کا روپ دیا ہے' اور مسلمانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے عورت کی عزت و اکرام کے لئے غیرت پیدا فرمائی ہے۔ غیرت سے مراد گراں مایہ اور ایک خوبصورت جذبہ ہے' جو مرد مومن کو عورت کے دفاع کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے پر آمادہ کرتا ہے تحفظ' عصمت و عفت اور غیرت کا یہی وہ مقدس جذبہ ہے' جس سے اہل یورپ کلیتاً" بے بہرہ اور اس عظیم جوہر کی قدر اور قیمت جاننے سے عاری ہیں۔

عورت میں فطرتاً" بعض کمزوریاں پائی جاتی ہیں' جن کی تلافی کے لئے مرد کو اس پر نگران مقرر کرکے عورت سے متعلقہ کئی ایک امور کی انجام دہی اس کے ذمہ قرار دے دی گئی ہے اور یہ سب کچھ عورت کی عزت و تکریم کی خاطر ہے نہ کہ مرد کی برتری منوانے کے لئے عورت کی ناموس پر حرف آئے تو خود رب العزت ذوالجلال کو غیرت آتی ہے' حدیث نبویؐ ہے کہ "اے امت محمدیہ! اللہ کی قسم اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے۔" (بخاری شریف)

ایک طرف تو مسلمانوں کا یہ جذبہ غیرت ہے' جس کی اسلام نے حوصلہ افزائی کی ہے دوسری طرف اہل یورپ ہیں' جو عورت کی انہی کمزوریوں کا استحصال کرکے اسے بازار حسن میں لے آئے ہیں اور دل بہلانے کے لئے کھلونا اور رونق محفل بنایا' اس کی عزت نیلام کرکے اپنا کاروبار چمکایا اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے جن نظریات کا سہارا لیا ہے' وہ عقل و منطق کے میزان میں پورے نہیں اترتے' عورت کو مرد کی برابری پر اکسایا جارہا ہے۔ جبکہ انسانی قویٰ و اعضاء میں تفاوت نظام قدرت کا حصہ ہے۔ جس پر اعتراض دین و فطرت کا انکار عقل سلیم اور بصیرت کے منافی ہے اگر یوں ہی دین و فطرت کے خلاف بغاوت کا سلسلہ چل نکلے تو اس جنگ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

الغرض پردہ شرعی حکم ہونے کے ساتھ ساتھ عورت کی عزت و تکریم کی علامت اور عقل و فطرت کے عین مطابق ہے۔ قرون اولیٰ میں خواتین اسلام کے لازوال کارنامے اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ صفیہؓ بنت عبدالمطلب کے جنگی کارنامے' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علمی و ادبی مقام و مرتبہ'

حضرت بنت سرین اور ام الدرداو الصغریٰ کا علوم دین سے شغف اور عائشہ بنت عبدالرحمن کا شعر و سخن سے لگاؤ' تاریخ اسلام کے زریں ابواب ہیں' نہر زبیدہ ایک مسلم خاتون کا رفاہی کارنامہ ہے' جس کی نظیر نہیں ملتی' کتب رجال میں کئی بڑی جلدیں عورتوں کے تذکرہ کے لئے مختص ہیں۔ بلکہ خواتین کے علمی و دینی

کارناموں پر کوئی مستقل مؤلفات موجود ہیں۔

پردہ اسلامی شریعت کا طرہ امتیاز اور مسلمانوں کی قابل فخر دینی روایت ہے اور مسلمان عورت کی پہچان ہے' دختران اسلام کو اس سلسلے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے فخریہ انداز میں خواتین عالم کے سامنے اس کی دعوت پیش کرنی چاہئے تاکہ دنیا بھر کی عورتیں اس کی برکات سے مستفید ہو سکیں اور بیماری قلب وذہن کے آوارہ منش مرد اسے نظر بد سے نہ دیکھ سکیں۔

اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ کا رتبہ دیا ہے' جبکہ تہذیب جدید نے اسے گھر سے نکال کر معاشرتی ذمہ داریوں میں ڈال دیا' عورت نہ گھر میں اپنا مقام باقی رکھ سکی ہے اور نہ گھر کی باہر کی ذمہ داریوں سے عہد برا ہو سکی ہے اور روشن دور کی تاریکیوں نے دوبارہ اسے ظلم و ستم کی چکی میں پسنے پر مجبور کردیا ہے اور دوسری طرف اس کی گھر میں اپنے فرائض سے لاتعلقی سے نئی نسل کو ماں کی ممتا سے محروم کرکے ایک ذہنی اضطراب و بے چینی میں مبتلا کرکے رکھ دیا ہے۔ جس کی تعبیر سے تمام ادبی اسالیب قاصر اور اس کا مداوا کرنے میں تمام متبادل طریقے ناکام ہیں۔ اس اضطراب و بے سکونی کو ختم کرکے ایک غیور نسل کی تربیت کے لئے اس ماں کا عفت و حیاء سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔

بتوے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

عورت اگر اپنا مقام و مرتبہ کھویا ہوا بحال کرنا چاہتی ہے تو اس کی واحد صورت یہ ہے کہ وہ آغوش اسلام میں پناہ لے اور اسلامی تعلیمات کو اپنائے' پردے کے شرعی احکام پر عملاً پیرا ہو خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہن کی زندگی اپنے لئے مشعل راہ بنائے اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلے' انسان کی اس اولیں درگاہ کی اصلاح کے بغیر اس سسکتے ہوئے معاشرے کا کوئی علاج نہیں۔

وباللہ التوفیق ○

○

بقیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی سرگرمیاں

کے خلاف عملی جدوجہد شروع کردی' چنانچہ ماضی میں اس فتنے کی سرکوبی کے لئے مسلمانوں نے متعدد تحریکیں چلاکر سنت صدیقی کی یاد تازہ کی ہزاروں مسلمانوں نے ناموس رسالت' کا تحفظ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا' لاکھوں افراد نے جیلیں کاٹیں' بالآخر قادیانی فتنہ قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا اور پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے بڑی تفصیل کے ساتھ قادیانی سربراہ آنجہانی مرزا ناصر احمد کے توسط سے قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم کو معلوم کرنے کے بعد قادیانیت کے کفر پہ قانونی مہر لگادی' مولانا تونسوی نے کہا کہ آج تمام تر پابندیوں اور قانونی رکاوٹوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے قادیانی پھر اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر وطن عزیز میں عموماً اور ملک کے پسماندہ علاقوں میں خصوصاً سرعام قادیانیت کی کفریہ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جس سے حالات بڑی تیزی کے ساتھ کسی نئی تحریک کا الارم دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمرانوں نے بروقت قادیانی حرکات کا نوٹس نہ لیا تو پھر اسلامیان پاکستان اس فتنے کے خلاف فیصلہ کن تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

مولانا تونسوی نے کہا کہ قادیانی افراد کو بھی اپنی آخرت سامنے رکھ کر اپنے عقائد و نظریات کا جائزہ لینا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت چھوڑ کر انہوں نے اپنا کتنا بڑا نقصان کیا ہے ابھی بھی وقت ہے اگر قادیانی اپنے کفریہ عقائد سے تائب ہو کر صدق دل سے اسلام قبول کرلیں تو دنیا و آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

مبارک ہاپوری

تم جب رگ حیات سے بڑھ کر قریب ہو
پھر فکر کیا ہے چاہے زمانہ رقیب ہو
تقدیر ہے خدا کی جو اس سے مفر نہیں
تدبیر رائیگاں ہے جو بگڑا نصیب ہو
چاہے مخالفت پہ اتر آئے کل جہاں
پھر بھی ہے جیت اس کی جو تیرا حبیب ہو
تعریف میں تمہاری مگن ہیں سبھی کہ
ہر طرح سے عجیب و غریب ہو
بھرنے سے اپنا پیٹ ہی فرصت نہیں جسے
خلقت کا اے خدا نہ کبھی وہ حسیب ہو
اپنے وطن میں بھی جسے رزق و مکاں نہیں
یارب وطن میں کوئی نہ ایسا غریب ہو
رہتی ہے اب سکوں کی مبارک کو جستجو
اس کو بھی دید خانہ کعبہ نصیب ہو

مولانا نذیر احمد تونسوی

صدیقہؓ بنتِ صدیقؓ

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، پہلی حافظہ قرآن، ایک ذہین و فطین اور مدبر خاتون تھیں

حضرت عائشہؓ کی خوش نصیبی کی انتہا دیکھیں...... سفر ہجرت میں سر نبی گا تھا گود صدیق اکبرؓ کی تھی۔ سفر آخرت میں سر نبی کا تھا اور گود صدیقہ کائنات کی تھی' ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ عصمت کا خزینہ' رحمت و برکت کا دفینہ ہے' رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے" اور یہ باغ ام المومنین عائشہ صدیقہ کا ہے

ام المومنین سیدہ' طیبہ' طاہرہ' عابدہ' پیغمبر اسلام کی رفیقہ ازواج میں لئیقہ' کائنات میں باسلیقہ' امت پر شفیقہ' خوش نصیب گلشن رسالت کی عندلیبہ' حبیب خدا ﷺ کی حبیب صدیقہؓ کا نام عائشہ' لقب صدیقہ' حمیرا اور کنیت ام عبداللہ تھی۔

آپؓ خلیفہ اول' یار غار' وفادار نبوت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں اور والدہ محترمہ کا نام ام رومان ہے۔ ہجرت سے تین سال قبل آپؓ کا عقد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انجام پایا اور شوال میں مدینہ طیبہ میں آپ کی رخصتی عمل میں آئی۔ حضرت صدیقہؓ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے ساتویں پشت میں اور والدہ محترمہ کی طرف سے بارہویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر ملتا ہے۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔

مردوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین آپؓ کے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے اور عورتوں میں آپؐ کے قریب ترین صدیقہ کائنات تھیں۔ حضرت عائشہؓ پہلی حافظہ قرآن تھیں۔ دو ہزار دو سو دس احادیث نبوی آپؓ سے مروی ہیں۔ ازواج مطہرات میں یہ خصوصیت صرف آپ کو حاصل ہے کہ آپؓ پیدائشی طور پر مسلمان تھیں۔ ایک مسلمان ایماندار گھرانے میں آنکھ کھولی جس کا سربراہ کملی والے کا دیوانہ و فرزانہ تھا۔ یہ شرف بھی آپ کو حاصل ہے کہ آپ کنواری کی حیثیت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور جن کا انتخاب خود عرش والے نے کیا' آپؓ نے کئی بار جبرائیل امین علیہ السلام کو ان کی اصل شکل اور حالت میں دیکھا اور بار بار بارگاہ رب العزت کی جانب سے ان کو سلام آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا کہ تو دنیا و آخرت میں میری زوجہ ہے۔ حضرت عائشہؓ بہت بڑی عالمہ تھیں بڑے بڑے صحابہ کرامؓ آپ سے دینی مسائل دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوتے۔ آپؓ منٹوں میں مشکل ترین مسائل حل فرما دیتیں۔ حضرت عائشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ۴۸ برس زندہ رہیں' آپؓ شاہ کونینؐ کے ہر کردار کی امین' ہر قول کی واقف اور ہر فرمان کی ترجمان تھیں۔ آپؓ نے دین کے نازک گوشوں سے پردہ اٹھایا' امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمتوں' برکتوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے۔ ہزاروں صحابہ کرامؓ آپ کے شاگرد تھے' حضرت عائشہ ایک ذہین و فطین اور مدبر خاتون تھیں جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہایت ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بچپن ہی سے نہایت ذہین و فطین تھیں۔ مشہور ہے کہ کسی صحابی یا صحابیہ کی یادداشت ان سے زیادہ بہتر نہ تھی۔ ایک مرتبہ بچپن میں آپ اپنے گھر میں سہیلیوں کے ساتھ گڑیوں سے کھیل رہی تھیں کہ سرکار دو عالمؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لائے آپ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا عائشہ یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ گھوڑا ہے! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عائشہ گھوڑوں کے پر نہیں ہوتے" حضرت عائشہؓ نے برجستہ جواب دیا! کیوں یا رسول اللہ؟ حضرت سلیمان کے گھوڑوں کے تو پر تھے۔ یہ جواب سن کر آپؐ نے تبسم فرمایا اور حضرت عائشہ کی حاضر جوابی کی تعریف فرمائی۔ اسی طرح آپؓ کی ذہانت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس کو مولانا رومیؒ نے اپنی مثنوی میں نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے کہ:

"ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ گھر میں بیٹھی تھیں اور ان میں یہ بحث شروع ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ میرا مرتبہ آپ سے بلند ہے کیونکہ میں اللہ کے نبیؐ کی بیٹی ہوں۔ جبکہ آپ ایک صحابیؓ کی بیٹی ہیں۔

حضرت عائشہ نے سنا تو فرمایا "بیٹی فاطمہ! اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اللہ کے نبی کی بیٹی ہیں' جبکہ میں اس باپ کی بیٹی ہوں جو آپ کے والد کا غلام اور خادم ہے' میں نے یہ مسئلہ آپ کے والد محترم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن پاک بیویاں پاک شوہروں کے ہمراہ جنت میں داخل ہوں گی۔ جنت میں تم بھی جاؤ گی اور میں بھی جاؤں گی۔ لیکن تمہارے اور میرے جنت میں داخل ہونے کا فرق واضح ہوگا۔ تم جنت میں جاؤ گی تمہارے ہاتھ میں علی المرتضیٰؓ کا ہاتھ ہوگا اور جب میں جنت میں جاؤں گی تو میرے ہاتھ میں نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ ہوگا۔"

بقول مولانا رومیؒ ۔

با محمدؐ من شوم تو بے علیؓ
فرق کن درایں وآں گر عاقلی

یہ فضیلت بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حاصل ہے کہ آپ کی پاکدامنی قرآن نے بیان کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی معصوم یا مظلوم پر الزام لگا ہے اسے اپنی صفائی کا موقع دیا گیا۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا کہ الزام فرش والے لگاتے ہیں اور صفائی بھی فرش والے ہی دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام پر جب الزام لگا تو صفائی ایک معصوم بچے نے دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر الزام لگا تو صفائی ایک بچے نے دی' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا تو صفائی فرش والوں نے دی۔ لیکن شان صدیقہؓ دیکھیں کہ آپ پر الزام فرش والوں نے لگایا صفائی عرش والے نے دی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر الزام و بہتان کے تاریخی واقعہ کو واقعہ "افک" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ منافقین نے خصوصاً رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی نے ایک منصوبہ بندی اور گہری سازش کے تحت عفیفۂ کائنات سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگایا اور منظم طریقے سے پورے مدینے میں اس کی تشہیر کردی گئی۔ منافقین کی خواہش یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رفیق نبوت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درمیان نفرت پیدا کردی جائے کیونکہ یہی ہستیاں اسلام کی حقیقی علمبردار اور داعی ہیں۔ سفر سے واپس مدینہ پہنچ کر حضرت عائشہ علیل ہوگئیں۔ عظیم پیغمبرؐ کی بے التفاتی سے آپ کے حزن و ملال میں اضافہ ہونا ایک فطری امر تھا۔ ام المومنینؓ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا سانحہ ہو سکتا تھا کہ شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم براہ راست آپ سے نہ حال پوچھتے' نہ اپنی رفیقہ حیات سے نگاہیں ملاتے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ تمام صورتحال سے بے خبر تھیں ایک روز جب بدری صحابی حضرت مسطحؓ کی والدہ کی زبانی حضرت عائشہؓ کو اصل صورتحال معلوم ہوئی تو آپؓ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ کو اس قدر شدید صدمہ ہوا' چاہا کہ اپنے آپ کو کنوئیں میں گرا دیں' رو رو کر برا حال ہوگیا' سوکھ کر کانٹا ہوگئیں' آخر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر والدین کے گھر چلی آئیں۔ آتے ہی اپنی والدہ سے کہا کہ ماں! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے' سارے مدینے میں میرے بارے میں ایک من گھڑت واقعہ کا چرچا ہے اور تم نے مجھ سے ذکر تک نہ کیا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنی ماں سے یہ جملے کچھ ایسے جذباتی انداز میں کہے کہ ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے۔ ماں بیٹی کے آنسوؤں' آہوں اور سسکیوں نے سارے گھر کو غمزدہ بنا دیا۔ صبر و تحمل کے پیکر حضرت ابوبکر صدیقؓ بالاخانے میں بیٹھ کر تلاوت قرآن میں مصروف تھے۔ بیٹی کی آہیں سن کر نیچے تشریف لائے' سمجھ گئے کہ بیٹی کو اصل قصہ کی خبر ہوگئی ہے۔ حضرت عائشہؓ کے سر پر ہاتھ رکھا۔ زبان سے تو کچھ نہ کہا' لیکن بہتی آنکھوں نے سب کچھ کہہ دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے دل پر کیا گزری ہوگی یہ صرف بیٹی والا ہی جان سکتا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ کو اس شدت کا لرزہ آیا کہ گھر کے سارے کپڑے مجھ پر ڈال دیئے گئے' رات بھر آنکھوں میں اشکوں کا ایک طوفان تھا جو تھمنے میں نہ آتا تھا۔ صدیق اکبرؓ نے غم کی کئی راتیں گزاری تھیں' لیکن آج غم و اندوہ کی ایسی رات تھی کہ بیٹی کے اس غم میں چپکے چپکے آنسو بہانے پر مجبور تھے کچھ یہی کیفیت سارے مدینہ کی تھی' سارا مدینہ سوگوار تھا' لوگ اداس' پریشان اور بجھے بجھے سے دکھائی دیتے تھے۔ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مقتدر صحابہ کرامؓ کا اجلاس بلا کر اس سلسلہ میں رائے لی۔ اخلاص کے ساتھ صحابہ کرامؓ نے اپنی اپنی رائے دی' جب فاروق اعظمؓ سے استفسار کیا گیا تو آپؓ نے اپنے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے آقا ﷺ! یہ بتایئے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح آپؐ نے خود کیا تھا یا اللہ کے حکم سے کیا تھا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف بلند کی سیدنا عمر فاروقؓ نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر اللہ تعالیٰ نبی کے جسم پر ناپاک مکھی نہیں بیٹھنے دیتا تو وہ خدا اپنے نبی کو ناپاک بیوی کیسے دے سکتا ہے' یہ کہہ کر فرمایا "سبحانک ہٰذا بہتان

عظیم۔ "حضرت عمرؓ کا یہ جواب سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہوئے' چنانچہ اس سلسلہ میں جو فیصلہ حضرت عمرؓ نے فرش پر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید میں عرش سے قرآن مجید کی سترہ آیتیں نازل فرما کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت کا اعلان فرمایا سورۃ نور میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ بلا آخر اوائل رمضان ۵۸ھ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ بیمار ہوئیں چند دن کی علالت کے بعد ۱۷ رمضان المبارک کو نماز وتر کے بعد شب کے وقت وفات پائی۔ نماز جنازہ مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی جنازہ میں ہجوم اس قدر تھا کہ گویا سارا عرب امڈ آیا ہے۔ انسان کی عظمت کا پتہ اس کی موت کے بعد چلتا ہے' حضرت عائشہؓ ایثار پیشہ' عالی ظرف' بلند کردار خاتون تھیں۔ بیت نور کی مالک نے خود ارض البقیع میں دفن ہونا پسند کیا مگر مرکز انوارات و تجلیات میں اپنے مدفن کی جگہ سیدنا عمر فاروقؓ کو دے دی یہاں کی فضا شب و روز درود و سلام کے پر کیف نغموں سے معمور رہتی ہے۔ یہ اعزاز حضرت عائشہ کے لئے کیا کم ہے کہ انہی کے حجرہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی خوش نصیبی کی انتہا دیکھیں سفر ہجرت میں سر نبی کا تھا گود صدیقؓ کی تھی اور سفر آخرت میں سر نبی کا تھا گود صدیقہؓ کی تھی ام المومنینؓ کا حجرہ مہبط عصمت کا خزینہ رحمت و برکت کا دفینہ ہے۔ سرکار دو عالمؐ نے فرمایا میری قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ باغ ام المومنین حضرت عائشہؓ کا ہے' حضرت عائشہؓ کا حجرہ قیامت تک ملائک کی ادب گاہ گناہ گاروں کی بخشش گاہ اور جن و بشر کی بوسہ گاہ بنا رہے گا۔

تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا بساط ارض پر یہی ٹکڑا ہے باغ جنت کا

اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں اور بہنوں کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

○

مولانا محمد امام الدین قریشی مدظلہ کا تبلیغی دورہ تحصیل بھلوال

بھلوال (نصر اللہ طیب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ جناب مولانا محمد امام الدین قریشی مدظلہ نے تحصیل بھلوال کے قادیانیت زدہ علاقوں کا دورہ کیا' حضرت مولانا نے مندرجہ ذیل قصبات و دیہات میں جا کر درس قرآن دیا ہر جگہ قادیانیوں کی اسلام دشمنی پر روشنی ڈالی۔ یوں تو مولانا نے تقریباً ایک عشرہ اسی علاقہ میں صرف کیا چند ایک مقامات یہ ہیں:

بھلوال' میانی' مڈھ رانجھا' راجہ ظاہر کالونی' چک خانہ کالونی' ہلالپور تخت ہزارہ حضرت مولانا نے قادیانیوں کے گڑھ اور حمال میں رمضان المبارک کا پہلا جمعہ پڑھایا اور قادیانیوں کو للکارا کہ اگر جرأت ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ فیصلہ لے کر دکھاؤ کہ یہ ایک شریف انسان ہی تھا۔ علاوہ ازیں مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے جس کی ہر جگہ کے لوگوں نے بھرپور تائید کی۔ اسی طرح حضرت مولانا کا دورہ کامیاب ہوا۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ کے گھر پر چھاپہ قابل مذمت ہے۔

(ممتاز اعوان' نیاز احمد جگلانی)

سندھ کے صوبائی رہنماؤں نے آج پریس کلب بابو کھوسو میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی شہرت یافتہ مذہبی اسکالر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ کے گھر پر ہندوستان حکومت کے چھاپہ مارنے پر سخت الفاظوں میں مذمت اور افسوس قرار دیتے ہوئے اس چھاپے کو اس سال کی بدترین انتقامی کارروائی قرار دیتے ہوئے مزید کہا کہ ہندوستان جیسا سیکولر اور مذہبی جمہوری حکومت کی دعویٰ جانے والے ملک میں مذہبی رہنما تک محفوظ نہیں تو ایسے سیکولر ملک میں دیگر اقلیتوں کا کونسا حشر ہوگا مزید کہا کہ مولانا کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے اپنی حکومت کی ناجائز اور مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والے قانون کے خلاف بیان دیا تو اس سے حکومت نے ہراساں کرنے کا یہ نام نہاد طریقہ اختیار کیا' مولانا ندوی نہ بکنے والے ہیں' نہ جھکنے والے۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں انسانی حقوق کی تنظیمیں ہیں جو آج کل ان علماء کرام کو ہراساں کیا جائے اور انسانی حقوق کی تنظیمیں گہری نیند میں ہوں' انہوں نے عالم اسلام کے حکمرانوں خصوصاً سعودی عرب اور انسانی حقوق کی تنظیمیں ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان ایمنسٹی انٹرنیشنل سے اپیل کی ہے کہ وہ انسانیت کے ناطے ہندوستان پر دباؤ ڈال کر مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں کے خلاف انتقامی کارروائی بند کرائے۔

○

رپورٹ: مولانا محمد اشرف کھوکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی سرگرمیاں

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی بنیاد' ایمان کی روح اور وحدت امت کا ضامن ہے
قادیان کی انگریزی نبوت' آنحضرتؐ کی ختم نبوت سے بغاوت' دین اسلام کے خلاف سازش اور امت محمدیہ کی وحدت کو چیلنج ہے
قانونی پابندی کے باوجود قادیانی سر عام اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کر کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا امتحان لینا چاہتے ہیں (مولانا نذیر احمد تونسوی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے گزشتہ دنوں جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش' جامع مسجد سنہری پرنس روڈ' جامع مسجد اسحاق خرم آباد لانڈھی' جامع مسجد ریاض دہلی مرکنٹائل' جامع مسجد سلطان ڈیفنس' جامع مسجد صدیق اکبر گارڈن' جامع مسجد فلاح نصیر آباد' جامع سید مدینہ' جامع مسجد مرکزی پیر کالونی' جامع مسجد سی ٹی برار' جامع مسجد مدینہ گوہر آباد' جامع مسجد انور مارکیٹ جناح روڈ' جامع مسجد شمیم دہلی کالونی' جامع مسجد فاروقی کپڑا مارکیٹ' جامع مسجد عبدالعزیز ڈیفنس' جامع مسجد گلشن اقبال' جامع مسجد حمزہ' جامع مسجد ریاض' جامع مسجد رضوان دہلی کالونی' جامع مسجد چھوٹی دہلی کالونی' جامع مسجد صادق گارڈن' جامع مسجد باب الرحمت انچولی' جامع مسجد مدینہ پرنس روڈ' جامع مسجد طیبہ باتھ آئی لینڈ کلفٹن اور دیگر مختلف مقامات پہ مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی بنیاد' ایمان کی روح اور ملت اسلامیہ کی وحدت کا ضامن ہے' کیونکہ اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والی ان اسلام دشمن تحریکات اور ان کے خطرناک کفریہ عقائد و عزائم کا شکار ہونے سے بچایا ہے جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع و عریض رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کی برکت تھی کہ امت محمدیہ ﷺ کی وحدت ہمیشہ سے جھوٹے مدعیان نبوت کے شر سے محفوظ رہی ورنہ امت محمدیہ ایسی مختلف اور متعدد امتوں میں تقسیم ہو جاتی' جن میں سے ہر ایک کا روحانی مرکز الگ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لئے ایک شرف اور امتیاز ہے اور اس عقیدے کی برکت سے انسان کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے اور اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکا ہے اور یہ عقیدہ انسان کو ماضی کی طرف لے جانے کے بجائے مستقبل کی طرف لے جاتا ہے وہ انسان کو اس کی جدوجہد کا حقیقی میدان اور رخ بتلاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو انسان ہمیشہ تذبذب اور بے اعتمادی کا شکار رہتا اور وہ ہمیشہ اپنے مستقبل سے غیر مطمئن نظر آتا کیونکہ اس کو ہر نیا شخص یہ بتلاتا کہ گلشن انسانیت اور روضہ آدم ابھی تک نامکمل تھا اب وہ برگ و بار سے مکمل ہوا ہے اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوتا کہ جب اس وقت تک یہ نامکمل رہا تو آئندہ کی کیا ضمانت ہے۔ اس طرح وہ جائے اس کی آبیاری اور اس کے پھلوں اور پھولوں سے متمتع ہونے کے لئے نئے باغبان کا منتظر رہتا جو اس کو برگ و بار سے مکمل کرے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں یا تو وہ اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت محمدیؐ کے خلاف تھیں۔ لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک گہری سازش اور بغاوت ہے وہ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے' اس نے ختم نبوت سے انکار کر کے اس سرحدی خط کو بھی عبور کر لیا ہے جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز کرتا ہے' کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری جدوجہد اور تحریک کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نبوت و رسالت کی عظمت و حرمت اور اس منصب کی آبرو اور شرف کو ختم کر کے منصب نبوت کو بازیچہ اطفال بنایا جائے۔ چنانچہ انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد لوگوں کو نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے کی عام جرأت ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے برصغیر میں انگریز سرکار کے سیاسی مفادات کے تحفظ کی خاطر اسلام سے بغاوت کی بنیاد رکھی اور دین اسلام کے مقابلہ قادیانیت کے کفریہ عقائد کی تبلیغ کر کے مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کے پروگرام ترتیب دیئے اور اسلام دشمن کفریہ طاقتوں کے خلاف جہاد کی بجائے حرمت جہاد اور ان کی اطاعت و تابعداری کے فتوے دیئے اور اسلام دشمن انگریز گورنمنٹ سے اس کے عوض بڑی بڑی مراعات حاصل کیں۔

مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کے کفریہ عقائد جب کھل کر سامنے آئے تو علماء کرام نے روز اول سے اس خطرناک فتنے

باقی صفحہ ۲۱ پر

اخبار ختم نبوت

حکومت پاکستان لبرٹی پاور پلانٹ میں قادیانیوں کی شر انگریزیوں کا فی الفور نوٹس لے!

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) میرپور ماتھیلو لبرٹی پاور پلانٹ اور گردونواح میں قادیانیوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اپنا لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا اور سرعام مسلمانوں کو اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ شروع کر دی ارشد اور عبدالحکیم نامی قادیانی لڑکے مسلمانوں میں لٹریچر تقسیم کرتے اور تبلیغ کرتے ہوئے پکڑے گئے' لیکن انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہیں کی لہذا مسلمانوں نے حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب لغاری اور دوسرے مقامی علماء کرام کے تعاون سے لبرٹی پاور پلانٹ کے قریب گاؤں میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب' حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب سکھر اور حضرت مولانا محمد حسین ناصر نے شرکت کی۔ ان حضرات نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ میرپور ماتھیلو میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا سدباب کرے ورنہ میرپور ماتھیلو کے غیور مسلمان مجبور ہوں گے کہ خود ان کا ناطقہ بند کریں اور ملک دشمن عزائم رکھنے والے قادیانیوں کو لگام دیں حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن نے اپنے خطاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت تفصیل سے بیان فرمایا اور قادیانیوں کی واردات اور تکذیب کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ یہ قادیانی ٹولہ قرآن و حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا ہے' مرزائی / قادیانی ختم نبوت کا انکار کر کے خود کبھی مسیح موعود بنتا ہے' کبھی مہدی موعود بنتا ہے اور یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا نبوت کا دعویٰ کر کے ہم مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو چیلنج کرتا ہے اور ہم مسلمان غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ قادیانی ہمارے ایمان کے بھی دشمن ہیں اور ہمیں طرح طرح کے دھوکے دیتے ہیں اور ملک کے بھی دشمن ہیں۔ مسلمانوں سے وعدہ لیا کہ آج کے بعد وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں گے' مولانا نے فرمایا کہ چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک کبھی بھی منکر ختم نبوت اور جھوٹے مدعی نبوت کو معاف نہیں کیا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کے مطابق مسیلمہ کذاب کو صحابہ کرامؓ نے خود جہنم واصل کیا۔ اسی طرح قادیانی واجب القتل ہیں اس حکم پر عمل کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے ان حضرات نے نعیم ڈار قادیانی' راجہ خالد داؤد قادیانی اور دوسرے قادیانیوں کو خبردار کیا کہ آئندہ اگر انہوں نے کسی مسلمان کو اپنے دجل و فریب کے ذریعہ دھوکہ دینے کی کوشش کی تو مسلمان سنت صدیقی پر عمل کرنے پر مجبور ہوں گے۔ یہ کانفرنس جو صبح دس بجے شروع ہوئی تھی شام پانچ بجے حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب خطیب جامع مسجد بندر روڈ سکھر کی دعا کے ساتھ ختم ہو گئی۔

اس کانفرنس سے قادیانی بہت زیادہ پریشان ہوئے اور مسلمانوں کے خلاف قتل کے منصوبے بنانے لگے۔ لہذا ۱۹/ دسمبر کو انہوں نے اس کا ثبوت اس وقت دیا کہ جب کانفرنس کا انتظام کرنے والے بشیر احمد بھیو' بھاول بھیو' محمد افضل بھیو کی ایک سیکورٹی افیسر سے تلخ کلامی ہوئی نعیم ڈار قادیانی جو لبرٹی پاور پلانٹ میں بڑا آفیسر ہے اس کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اندر سے حکم دیا کہ فوراً گولی چلا دو اور ان کو ختم کر دو' لہذا تینوں مسلمانوں کو گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا گیا' جن کی حالت کافی خطرے میں ہے۔ سیکورٹی آفیسر سلیم اور نعیم ڈار قادیانی کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی اور مولانا محمد اسحاق لغاری اور دوسرے مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو گرفتار کیا جائے' لیکن انتظامیہ نے روایتی تساہل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو گرفتار کرنے کی بجائے تحفظ فراہم کیا اس وقت انتظامیہ کا پورا پورا تعاون قادیانیوں کو حاصل ہے میرپور ماتھیلو کے تمام مسلمانوں نے ڈی سی عبدالستار مانیکا اور ایس پی شبیر شیخ سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے

☆☆☆☆

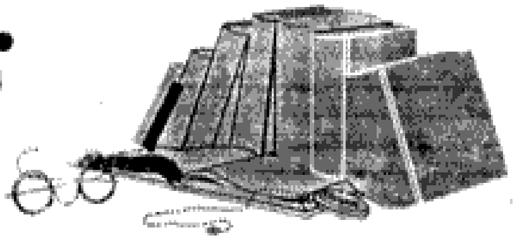

تبصرۂ کتب

نام کتاب: الصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعالمینؐ

نام مؤلف: رشید اللہ یعقوب

ضخامت: ۱۲۷ صفحات

نوٹ: یہ کتاب بلا قیمت بطور صدقہ جاریہ تقسیم کی جارہی ہے

ناشر: رحمۃ للعالمین ریسرچ سینٹر مکان نمبر ۸ زمزمہ اسٹریٹ نمبر ۳ زمزمہ کلفٹن کراچی۔

اللہ رب العزت نے مخلوق کی دارین کی فوز و فلاح اور ہدایت کے لئے انبیاً کرام علیہم السلام کے نزول کا سلسلہ جاری فرمایا تمام انبیاً کرام علیہم السلام کے آخر میں خاصہ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاقیام قیامت خاتم النبیین بناکر مبعوث فرمایا تمام بنی نوع انسان رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دارین کی فوز و فلاح سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اس دنیا کی تخلیق کا مقصد ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت تھی دیگر انبیاً کرام علیہم السلام کا آنا آپؐ کی تشریف آوری کے لئے مقدمہ اور تمہید تھی' گویا آپ کی ذات گرامی ہی مقصود کائنات تھی جس کے لئے اس عالم رنگ وبو کو رونق بخشی گئی۔ آپؐ محسن کائنات ہیں' اپنے محسن کے احسان کا شکریہ ادا کرنا شرفا کا وطیرہ رہا ہے اور قرآن و سنت کا حکم بھی۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ بھی ہے کہ:

"اس وقت تک تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) اس کو اس کے والدین اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

(فتح الباری ج ۱ ص ۸۰)

قرآن مجید میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھاالذین آمنو صلو علیه وسلموا تسلیما

ترجمہ: "اللہ رب العزت اللہ کے فرشتے آپؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں پس اے ایمان والو! تم بھی ان (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود و سلام بھیجو۔"

یہاں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ہر امر کی حدود مقرر ہیں' اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دل و جان سے بڑھ کر محبت جزو ایمان ہے' لیکن درود و سلام بھیجتے ہوئے حدود سے تجاوز کرنا یعنی رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو حدود بشریت سے نکال کر الوہیت میں بھی داخل نہیں کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ کیا ہمارے درود پڑھنے اور بھیجنے کی آپ کو ضرورت ہے؟ نہیں بلکہ قرآن و سنت کے مطابق جتنا درود و سلام ہم بکثرت پڑھیں گے تو جو رحمت خداوندی آپؐ کے روضہ اطہر پر نازل ہو رہی ہے' ہم اس رحمت خدا کے مستحق بنیں گے اور محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے شکریہ ادا کرنے کا یہی ایک بہترین طریقہ ہے۔ درود پاک کے فضائل و مناقب پر علماً امت نے سینکڑوں کتابیں تصنیف کی ہیں' جن میں امام ابن قیم' حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی' مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہم کی کاوشیں قابل تحسین ہیں۔ اس سلسلے کی جدید کاوش محترم جناب رشید اللہ یعقوب صاحب کی مرتب کردہ "الصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعالمینؐ" ہے۔

یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے' پہلے باب میں درود شریف پڑھنے کے فضائل و مناقب صحیح احادیث کی روشنی میں حوالہ بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے باب میں صلوٰۃ کے صیغوں پر مشتمل احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور تیسرے حصے میں سلام کے لفظ پر مشتمل احادیث کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ تمام مباحث حوالہ کتاب' باب و صفحات کے نمبرات کے ساتھ دیئے گئے ہیں اور یہ مؤلف موصوف کی تحقیقی کاوش قابل صد تحسین ہے۔ اور پھر جس خوبصورت سرورق اور اندرون' دیدہ زیب اعلیٰ معیار کاغذ اور علی اعجاز نظامی (ملتان) کی انتہائی خوبصورت کیلی گرافی و عربی کتابت کے استعمال نے کتاب کو انتہائی خوبصورت' دیدہ زیب اور دلچسپ بنادیا ہے۔

جناب رشید اللہ یعقوب صاحب اس سلسلے سے قبل "صحیفہ ہمام بن منبہ" اپنے خرچ پر چھپوا کر علماً میں مفت تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور اس عظیم خدمت کے بعد درود شریف کے سلسلے میں موصوف کی یہ دوسری خدمت ہے۔ اللہ رب العزت جناب رشید اللہ یعقوب صاحب کی اس عمدہ کاوش کو قبول فرمائے' ان کے لئے ان کے اہل و عیال اور خاندان کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور اللہ رب العزت اپنے بندوں کو ان خدمات سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین ثم آمین)

بجاہ النبی الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پڑھیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمتہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ
ختمِ نبوّۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

کا مطالعہ کیجئے

ختمِ نبوّۃ
عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے جس میں سیرتِ رسول آخر ﷺ، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

اَلحمدُلِلّٰہ
یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے
خریدار بنیئے ـــ بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے